اسلام کا نظام احتساب

ارتقاء ودائرہ کار اور مصادر ومراجع

پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

صدر شعبہ اسلامیات قائد ملت گورنمنٹ ڈگری کالج قاسم آباد لیاقت آباد کراچی

حسبہ بل:

اسلام دنیا کا ایک ایسا آفاقی مذہب اور ضابطہ حیات ہے جس میں تمام طبقوں کے حقوق اور ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ قیامت کے ازمنہ کے مسائل کا حل موجود ہے جن پر صدق دل سے عمل پیرا ہو کر ہی حضرت محمد ﷺ اور خلفائے راشدین کے اصولوں، تعلیمات قوانین کی تکمیل ممکن ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں کہ اس نے متحدہ مجلس عمل کی صورت میں ایک بے لوث اور مخلص قیادت فراہم کردی ہے جس نے قیام پاکستان کے حقیقی مقاصد کے حصول کی طرف سفر کا آغاز کر دیا ہے اور ان شاء اللہ یہ سفر اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور عوام کی تائید وحمایت سے منطقی انجام تک ضرور پہنچے گا۔

شریعت بل کی منظوری کے بعد حسبہ بل کی تیاری اس سفر کی جانب پہلا قدم ہے۔''حسبہ ایکٹ'' صوبائی دائرہ اختیار میں رہتے ہوئے اسلامی نظام کی عملی میدان میں ایک مثبت قدم ہے۔ جس سے ملک کے موجودہ قانون کے عملی ہونے میں تعاون ملے گا۔ حسبہ ایکٹ کے نفاذ سے معاشرہ کے مظلوم زدہ طبقے کی دادرسی ہوگی، خواتین اور بے سہارا افراد کو ان کے بنیادی حقوق کی آدائیگی یقینی بنائی جائے گی ۔

حسبہ بل کے تحت قائم حسبہ کا ادارہ معاشرے کے اسلامی تشخص کو اجاگر کرنے میں مددگار ثابت ہوگا محتسب کے کئی دیگر اختیارات کے علاوہ یہ بھی شامل ہیں۔ اقلیتی حقوق کا تحفظ، غیر اسلامی رسومات جس سے خواتین کے حقوق متاثر ہوں گے خصوصاً غیرت کے نام پر قتل کے خلاف اقدام اٹھانا، میراث میں خواتین کو محروم رکھنے کا سد باب، ''رسم سورہ'' کا تدارک کرنا اور خواتین کے شرعی حقوق کی فراہمی یقینی بنانا، ناپ تول کی نگرانی اور ملاوٹ کا تدارک کروانا، مصنوعی گرانی کا سد باب کرنا، سرکاری املاک کی حفاظت کی نگرانی کرنا، سرکاری محکمہ جات میں رشوت ستانی کا تدارک کروانا، سرکاری اہلکاروں میں عوام کی خدمت کا جذبہ پیدا کرنا، والدین کے نافرمانی پر مواخذہ کرنا قتل اقدام قتل یا ایسے دیگر جرائم میں جس سے امن وامان میں خلل واقع ہونے کا اندیشہ ہو متعلقہ فریق یا قبیلوں کے درمیان مصالحت کروانا، فرقہ واریت، نااتفاقی ایسے عفریت میں جو امت مسلمہ کے اتحاد کے لئے زہر قاتل ہیں ضرورت اس بات کی ہے کہ اغیار کی سازشوں میں آئے بغیر قرآن وسنت کی بالادستی کیلئے دامے درمے سخنے جدوجہد کی جائے ہمیں یقین ہے کہ متحدہ مجلس عمل کی حکومت اپنی اس جدوجہد میں سرخرو ہو کر اہل مذہب کے تمام اندیشوں اور دعوؤں کو غلط ثابت کردے گی۔ اللہ تعالیٰ اسلامی فلاحی مملکت کے قیام کے لئے ہم سب کے مساعی قبول فرمادیں۔ آمین

زیر نظر مقالہ اسی سلسلہ میں بے حد اہمیت رکھتا ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی باصلاحیت محقق ہیں، وہ جامعہ المرکز الاسلامی کے فقہی تحقیقی مجالس اور المباحث الاسلامیہ میں اپنے تحقیقی مقالے پیش کرتے ہیں یہ ان کی قابل تحسین کاوش ہے۔ جو کہ قارئین کے استفادہ کیلئے پیش خدمت ہے۔ (ادارہ)

نمبر شمار	ذیلی عنوانات	نمبر شمار	ذیلی عنوانات
۱:	ابتدائیہ	۲:	خود احتسابی کا آلہ
۳:	احتساب کی لغوی تعریفات	۴:	احتساب کی اصطلاحی تعریفات
۵:	اس فریضہ کو ادا کرنے والے کا نام	۶:	حسبہ کا تقابلی مطالعہ
۷:	محکمہ احتساب اسلام سے پہلے اور اسلام کے بعد	۸:	محکمہ احتساب کا ادارتی ارتقاء و تعارف
۹:	عہد فراعنہ مصر میں محکمہ احتساب	۱۰:	عہد چانکیہ (ہندو مذہب) میں محکمہ احتساب
۱۱:	عہد روما، فارس، وارسطو میں محکمہ احتساب	۱۲:	چین میں محکمہ احتساب
۱۳:	عہد جاہلیہ میں تصور احتساب	۱۴:	عہد حاضر میں احتسابی ادارے
۱۵:	کیا اسلام کا نظام احتساب مغرب سے اخذ کردہ ہے	۱۶:	نظام احتساب پر لکھی جانے والی کتابیں
۱۷:	عہد اسلامی کے اہم محتسبین	۱۸:	احتساب کا حکم قرآن وسنت کی روشنی میں
۱۹:	احتساب کا دائرہ بحث ومناہج کا خاکہ	۲۰:	اللہ تعالیٰ کا اپنے نبی ﷺ کا احتساب کرنا
۲۱:	اللہ کی طرف سے عام مسلمانوں کا احتساب کرنا	۲۲:	اللہ تعالیٰ کی طرف سے غیر مسلموں کا احتساب
۲۳:	نبی کریم ﷺ بحیثیت محتسب	۲۴:	حواشی وحوالہ جات

ابتدائیہ :

زندہ اور عدل پسند قوموں کی پہچان ''نظام احتساب'' کا اس کی روح کے ساتھ نفاذ رہا ہے یہی وجہ ہے کہ انسانی تاریخ اس قول کے گرد گھوم رہی ہے " **الملک یبقی مع الکفر ولا یبقی مع الظلم** " (۱) حکومت کفر کے ساتھ قائم رہ سکتی ہے ظلم کے ساتھ باقی نہیں رہ سکتی ہے۔ پاکستانی قوم جس اجتماعی عذاب میں مبتلا ہے اور جس کی سزا کم وبیش ہر فرد کو بھگتنا پڑ رہی ہے اس کا بنیادی سبب یہ ہے کہ ہم نے اللہ سے کیئے ہوئے عہد وفا کی خلاف ورزی کی۔ اس کے نتیجے میں ہم ایک ہمہ گیر نظام ظلم کے شکنجہ میں پھنس گئے پھر اس شکنجہ کو توڑ کر ظالموں اور خون چوسنے والوں سے نجات حاصل کرنے اور ان کو کیفر کردار تک پہنچانے کی جدوجہد سے بھی گریز کیا حقیقت یہ ہے کہ ظلم سے سمجھوتہ بھی ظلم کرنے سے کچھ کم جرم نہیں ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ملک میں حقیقی اور بے لاگ احتساب کیا جائے ایسا احتساب جس سے کوئی مستثنیٰ اور بالاتر نہ ہو۔ یہی سیرت طیبہ ﷺ کی پیروی کا تقاضا ہے آپؐ نے اذن الٰہی کے مطابق جب پہلی دفعہ اسلام کی عام دعوت دی تو سب سے پہلے احتساب کے لئے اپنے ذات کو پیش کیا مشرکین مکہ نے آپؐ کے اعلیٰ کریکٹر کا ''صادق اور امین'' کے الفاظ کے ساتھ اعتراف کیا اس کے بعد آپؐ نے اسلام کی دعوت دی۔ مسلمانوں کو احتساب کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا "حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا" (۲) لوگوں خود اپنا احتساب کرو قبل اس کے کہ تمہارا احتساب کیا جائے دیگر مقامات پر فرمایا

"کل امریٔ حسیب نفسہ" (۳) ہر شخص کو اپنا محاسبہ کرنا چاہئے۔"فلیحتسب" (۴) ہر شخص کو احتساب کرنا چاہئے محتسب حقیقی تو اللہ کی ذات ہے اسی لئے آپؐ نے فرمایا "اللہ یحاسب" (۵) اللہ احتساب کرنے والا ہے۔"واللہ حسیبہٗ" (۶) اللہ ساری کائنات میں بسنے والوں کا حساب کتاب کرے گا شاید یہی وجہ ہے اللہ کے صفاتی ناموں میں سے ایک نام "الحسیب" (۷) ہے۔اور قیامت کے دن کے ناموں میں سے ایک نام "یوم الحساب" (۸) بھی ہے۔ترمذی میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے آپؐ نے فرمایا "لا تزول قدما ابن آدم یوم القیامۃ حتٰی یسئل عن خمس،عن عمرہ فیما افناہ وعن شبابہ فیما ابلاہ ومن مالہ این اکتسبہ وفیما انفقہ و ماذا عمل فیما علم" (۹) قیامت کے دن (جب احتساب کے لئے بارگاہ خداوندی میں پیشی ہوگی تو کسی شخص کو اپنی جگہ سے ہلنے کی اجازت نہیں ہوگی جب تک اس سے پانچ معاملات کے بارے میں پوچھ گچھ (احتساب) نہ کرلی جائے ایک زندگی کے بارے میں کہ کن کاموں میں گزاری۔دوسرے جوانی کے بارے میں کہ کن مشغلوں میں مصروف رہ کر بڑھاپے تک پہنچایا، تیسرے مال ومتاع کے بارے میں کہ کن ذریعوں سے حاصل کیا چوتھے یہ کہ مال کن کاموں میں صرف کیا، پانچویں یہ کہ علم پر کتنا عمل کیا۔ یعنی ذاتی امور کے ساتھ معاشرتی ذمہ داریوں اور دینی ذمہ داریوں کا بھی احتساب ہوگا صحیح بخاری کی روایت میں اسی طرف اشارہ ہے "الا کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ" (۱۰) خبردار تم میں سے ہر شخص نگہبان (محتسب) ہے اور تم میں سے ہر شخص سے اپنے ماتحتوں کے بارے میں باز پرس (احتساب) ہوگی بالخصوص جن لوگوں کو احتساب کی ذمہ داری سونپی گئی ہے ان کے بارے میں آپؐ نے خصوصی طور پر فرمایا "فیحسب الحاسب" (۱۱) احتساب کی ذمہ داری جن کے کاندھوں پر ہے ان کا بھی احتساب ہوگا بلکہ دوسری جگہ فرمایا "فیکثر المحتسبون" (۱۲) یعنی عام لوگوں کے مقابلہ میں زیادہ احتساب ہوگا اس لئے کہ زیادہ ذمہ داری ڈالی گئی ہے۔غالباً یہی وجہ ہے کہ آپؐ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ایک لاکھ چوبیس ہزار سے زائد صحابہؓ کے سامنے خود کو احتساب کے لئے پیش کرتے ہوئے فرمایا تھا۔لوگوں تم سے میرے متعلق پوچھا جانے والا ہے (کیا میں نے تبلیغ کا حق ادا کردیا ہے)؟ تم لوگ کیا کہو گے؟ صحابہؓ نے کہا ہم شہادت دیتے ہیں آپؐ نے تبلیغ کردی پیغام پہنچادیا اور خیر خواہی کا حق ادا کردیا۔یہ سن کر آپؐ نے انگشت شہادت کو آسمان کی طرف اٹھایا اور لوگوں کی طرف جھکاتے ہوئے تین دفعہ فرمایا اے اللہ گواہ رہ (۱۳) یہی وجہ ہے آپؐ اکثر احتساب سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمایا کرتے تھے اللھم حاسبنی حساباً یسیراً (۱۴) اے اللہ مجھ سے آسان محاسبہ فرمائیں۔ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے سوال کیا آسان محاسبہ سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا اللہ بندہ کا اعمال نامہ ملاحظہ فرماتے وقت درگزر سے کام لیں (۱۵) اسلئے کہ من حوسب یوم القیامۃ عذب" (۱۶) جس سے ایک ایک چیز کا حساب لیا گیا وہ عذاب سے نہیں بچ سکے گا۔لہٰذا اخروی احتساب سے بچنے کا یہی راستہ ہے کہ خود احتسابی کے ساتھ احتساب سے بچنے کی دعاء بھی کرتا رہے۔

خود احتسابی کا آلہ:

جہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اچھے اور برے عمل کا فیصلہ کیسے کیا جائے؟ اس کا جواب بھی آپ ﷺ نے از خود پہلے ہی دے دیا کہ

احتساب کا آلہ ہر شخص کے ساتھ لگا کر اسے پیدا کیا گیا ہے صحیح مسلم کی روایت ہے حضرت انسؓ کے سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا ''البر حسن الخُلق و الاثم ما حاک فی صدرک و کرھت ان یطلع علیھا الناس'' (۱۷) نیکی حسن اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تو ناپسند کرتا ہو کہ لوگوں کو اس کا علم ہو جائے۔ گویا آلہ احتساب ہر شخص کے پاس موجود ہے اگر وہ دنیاوی و اخروی احتساب سے بچنا چاہتا ہے تو اسے اپنے ہر کام کا خود احتساب کرنا چاہیے۔ احتساب کا دائرہ انسان کی پیدائش سے شروع ہو کر اس کی موت کے بعد قیامت تک کو محیط ہے فقہاء کرام نے قرآن وسنت کی روشنی میں اس پر تفصیل سے لکھا ہے لیکن تفصیلات میں جانے سے پہلے ضروری ہے کہ احتساب کی لغوی واصطلاحی تعریفات کے ساتھ مفہوم کی تعیین اور دائرہ بحث کو متعین کیا جائے۔ تاکہ غور کیا جائے کہ عہد حاضر کے تناظر میں احتساب کے عمل کو بے لاگ اور حقیقی کیسے بنایا جا سکتا ہے؟ بالخصوص صوبہ سرحد کے تناظر میں جہاں جون 2003 میں حسبہ ایکٹ نافذ کر دیا گیا ہے۔

احتساب کی لغوی تعریفات:

احتساب باب افتعال سے ہے اردو میں اس کے معنی جانچ پڑتال اور آزمائش کے ہیں (۱۸) عربی میں اس کا مادہ حَسِبَ ہے باب حَسِبَ یَحْسِبُ سے ہے حاء کے زیر کے ساتھ حِسبَۃ ''Computation Calculation'' (۱۹) معنی میں آتا ہے ابن منصور جوہری اور زبیدی کے مطابق اُجر کے معنی میں آتا ہے جیسا کہ حدیث میں بھی آیا ہے ''من صام رمضان ایماناًو احتساباً غفرلہٗ ما تقدم من ذنبہ (۲۰) جوہری نے اس کے علاوہ گننا شمار کرنا حسب ونسب اور گرفت کرنے وسزا دینے کے معنی بھی بیان کئے ہیں (۲۱) یہی معنی فیروز آبادی اور زبیدی نے بھی لکھے ہیں (۲۲) مؤخر الذکر معنی ہی ہماری بحث کے مفہوم کا احاطہ کرتا ہے۔ حسب کا مادہ قرآن میں نو سے زائد معانی میں استعمال ہوا ہے جن میں سے چار معانی کا تذکرہ حسن المصطفوی نے ''التحقیق فی کلمات القرآن میں کیا ہے پہلا شمار کرنا، گننا دوسرے ظن اور گمان کے معنی میں تیسرے حاء کے پیش کے ساتھ چھوٹی تکیہ یا تیر کے معنی میں چوتھے اس بیماری کا نام ہے جس کے سبب جلد اور بال سفید ہو جاتے ہیں (برص) (۲۳) لیکن میں نے غور کیا تو گمان کرنے (۲۴) اور گننے (۲۵) کے ساتھ کافی ہونے (۲۶) ٹھکانہ (۲۷) لازم کرنا (۲۸) بدلہ دینا (۲۹) اور اندازہ ومحور کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے (۳۰) ان میں سے کچھ معانی کا تذکرہ مولانا عبدالرشید نعمانیؒ نے بھی کیا ہے (۳۱)

احتساب کی اصطلاحی تعریفات:

احتساب کی تقریباً دس اصطلاحی تعریفات کی گئیں ہیں جن میں سے آٹھ عبدالعزیز صاحب نے اپنے ایم اے کے مقالہ نظام الحسبۃ فی الاسلام (۳۲) میں بیان کی ہے ان پر کچھ تعریفات کا اضافہ ساجدالرحمٰن صاحب نے اپنی کتاب میں پولیس اور احتساب کے نظام میں کیا ہے (۳۳) پروفیسر ڈاکٹر محمود احمد غازی صاحب نے عبدالعزیز صاحب کے مقالہ سے استفادہ کرتے ہوئے اپنی کتاب ادب القاضی (۳۴) میں عبدالعزیز صاحب کی تائید کرتے ہوئے ابن خلدون کی تعریف ''ھی وظیفۃ دینیۃ من

باب الأمر بالمعروف و النهي عن المنكر" (۳۵) یہ ایک دینی منصب ہے جس کا تعلق امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے ہے کو سب سے زیادہ جامع ومختصر قرار دیا ہے اس تعریف کی وضاحت پروفیسر استاذ محمد السبارک (۳۶) کی اس تعریف سے ہو جاتی ہے

"هی رقابة ادارية تقوم بها الدولة عن طريق مؤ ظفين خا صيّن علی نشاط الافراد فی مجال الأخلا ق و الدين والاقتصا د أی فی المجال الاجتماعی بو جه عام تحقيقا للعدل و الفضيلة و فقا للمبا دئ المقرره فی الشرع الاسلامی وللأعراف المألوفة فی کل بيئة وزمن (۳۷) یہ ایک ایسا نگران ادارہ ہے جس کو حکومت قائم کرتی ہے اور خاص (مقرر شدہ) ملازم اسے چلاتے ہیں اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اخلاق، مذہب اور معاشیات کے دائرہ میں افراد کی سرگرمیوں کی نگرانی کی جائے یعنی ان کی عام اجتماعی ومعاشرتی سرگرمیوں کی نگرانی ہوتا کہ عدل اور اعلیٰ اقدار کو عملاً بروئے کار لایا جاسکے اور اس معاملے میں اسلامی شریعت اور مختلف زمانوں وعلاقوں میں جو معروف وپسندیدہ طریقے رائج ہیں ان کی روشنی میں اس اہم کام کو سرانجام دیا جاسکے۔
ابن خلدون سے ملتی جلتی تعریفیں امام ماوردیؒ (۳۸) أبی یعلیٰؒ (۳۹) اور امام غزالیؒ (۴۰) فضل اللہ رزبیہانی (۴۱) انسائیکلوپیڈیا آف اسلام (۴۲) اور آکسفورڈ انسائیکلوپیڈیا (۴۳) نے بھی کی ہیں تقریباً تمام تعریفات کا مفہوم ایک ہے اگرچہ الفاظ میں فرق ہے۔

اس فریضہ کو ادا کرنے والے کا نام:

جو شخص احتساب کا فریضہ انجام دیتا ہے اگر وہ ازخود فریضہ انجام دیتا ہے تو اسے متطوع کہا جاتا ہے (۴۴) یعنی اللہ کے لئے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دینے والا اگر اس کا تقرر حکومت کی طرف سے ہوتا ہے تو اسے محتسب (۴۵) صاحب السوق (۴۶) مارکیٹ آفیسر (۴۷) اور اومبڈس مین (Ombudsman) کہا جاتا ہے۔ اومبڈس مین کی یہ تعریف کی گئی ہے۔

{An appointed public Official who Inveistigates Activities of Government Agencies that may Infringe on the rights of Indiviuals}(48)

اومبڈس مین سے مراد وہ سرکاری ملازم ہے جسے افراد کے حقوق غصب کرنے کے متعلق سرکاری اداروں کے معاملات کی چھان بین کیلئے مقرر کیا جاتا ہے اسی سے ملتی جلتی تعریف انسائیکلو پیڈیا ایوری مین (۴۹) Encyclopedia Everymans میں موجود ہے۔
ڈاکٹر عبدالکریم زیدان لکھتے ہین جو حکومت کی جانب سے اس فریضہ کی ادائیگی کے لئے مقرر کیا جاتا ہے اسے محتسب کہتے ہیں اور اس عمل کی انجام دہی کو احتساب کہا جاتا ہے (۵۰) اور احتساب ہر اس عمل کا کیا جاتا ہے جو اللہ کے نزدیک قابل گرفت ہو (۵۱)

حِسْبَۃ (نظام ومحکمہ احتساب) کا تقابلی مطالعہ:۔

حسبہ یعنی ''نظام احتساب'' کے دائرہ عمل ودائرہ اختیار کی وضاحت تقابلی مطالعہ کے ذریعہ ہی واضح ہوگی لہٰذا ضروری ہے کہ یہاں دیگر عدالتی اداروں سے تقابلی مطالعہ کیا جائے۔

محتسب اور محنہ کا فرق:

ڈاکٹر ایم ایس ناز لکھتے ہیں محتسب کا مفہوم اگرچہ محنہ کے قریب ہے لیکن تاریخی تناظر میں محتسب اور محنہ میں فرق ہے محنہ کے معنی ہیں آزمائش ایسی آزمائش جو (مسلم یا غیر مسلم حکمرانوں کی طرف سے) بزرگان دین مصلحین اور آئمہ دین کو پیش آئیں (جیسے امام احمد بن حنبلؒ کو خلق قرآن کے مسئلہ میں امام بخاریؒ کا اور امام ابو حنیفہؒ کو حکمرانوں سے) جب کہ احتساب کی زد میں نافرمان اور فاسق و فاجر لوگ آتے ہیں (۵۲)

محتسب اور متطوع کا فرق:

متطوع کو مطوع بھی کہا جاتا ہے اس کا مادہ طوع ہے باب تفعل سے مطلب یہ ہے۔ رضا کار (Volunteer) للّٰہ بغیر تنخواہ کے امر بالمعرف اور نہی عن المنکر کی خدمات انجام دینے والے قرآن میں بھی اسی مفہوم میں آیا ہے" ومن تطوع خیرً افان اللّٰہ شاکر علیم" (۵۳) جو اپنی خوشی سے بھلائی کا کام کرے تو اللہ تعالیٰ شاکر وعلیم ہے دوسری جگہ فرمایا" فمن تطوع خیرًا فھو خیرلہ (۵۴) اور جو نیکی کا کام کرے تو وہ اس کے لئے بہتر ہے ڈاکٹر عبدالکریم زیدان نے محتسب اور متطوع میں (٦) فرق بیان کیے ہیں۔

پہلا کہ یہ محتسب کو حکومت مقرر کرتی ہے متطوع از خود خدمت انجام دیتا ہے۔ دوسرے یہ کہ محتسب متطوع کے مقابلہ میں زیادہ بااختیار ہے تیسرے یہ کہ محتسب پر احتساب فرض عین ہے (اس لئے کہ اسے اسی کام کی تنخواہ ملتی ہے) متطوع پر فرض کفایہ ہے۔ پانچویں یہ کہ محتسب کو فرائض کی ادائیگی کا پابند کیا جاسکتا ہے متطوع کو نہیں چھٹے یہ کہ محتسب ان معاملات میں مداخلت کر سکتا ہے جن کا اوامرو نواہی سے تعلق ہو اور چھان بین بھی کر سکتا ہے جب کہ متطوع کو جستجو یا مداخلت کا اختیار نہیں ہے (۵۵)

محتسب اور قاضی کا فرق:

امام ماوردیؒ کے نزدیک (۵٦) اور قاضی ابو یعلی (۵۷) کے نزدیک ادارہ احتساب دو باتوں میں محکمہ قضاء کی طرح ہے اور دو میں کم درجہ کا ہے جب کہ دو باتوں میں قضاء پر برتری حاصل ہے ڈاکٹر عبدالکریم زیدان نے تین باتوں میں محتسب کو قاضی کے برابر اور پانچ اعتبار سے فرق بیان کیا ہے قاضی کی طرح محتسب کے سامنے بھی دعویٰ کیا جاسکتا ہے لیکن صرف تین صورتوں میں پہلی یہ کہ خراب مال دھوکہ سے بیچا جائے یا مکیلی و موزونی (یعنی ناپ کر کے یا وزن کر کے بیچی جانے والی چیزوں) میں کمی کر کے بیچا جائے دوسرے یہ کہ مال کی خرید و فروخت میں دھوکہ ہو جائے یا مال تبدیل کر دیا جائے یا رقم میں تبدیلی یا کمی کر دی جائے تیسرے یہ کہ مقروض قرض کی ادائیگی میں تاخیر کر دے اور پانچ اعتبار سے فرق ہے۔ پہلا یہ کہ محتسب ان تین کے علاوہ دعاوی کی سماعت نہیں کر سکتا جب کہ قاضی تمام دعاوی کی سماعت کر سکتا ہے۔ دوسرا یہ کہ محتسب صرف انہی کیسوں کی سماعت کر سکتا ہے جس میں ملزم اعتراف کر لے جہاں بحث و جرح (ہیرنگ) ہو وہاں سماعت نہیں کر سکتا جب کہ قاضی کر سکتا ہے۔

تیسرے یہ کہ محتسب کا فرض ہے وہ از خود ایکشن لے اچھے کام کرنے کا حکم دے برے کام سے روکے چاہے وہ مسئلہ اس کے سامنے

لایا جائے یا نہ لایا جائے جب کہ قاضی اسی وقت مداخلت کرے گا جب کہ وہ مسئلہ اس کی عدالت میں لایا جائے چوتھے یہ کہ محتسب حکمراں کا نمائندہ ہونے کے ساتھ سرکاری کارندوں کی مدد سے اپنے فرائض سختی کے ذریعہ ادا کرتا ہے جب کہ قاضی نرمی کے ساتھ حکومتی تعاون کے بغیر آزادی کے ساتھ فیصلے کرتا ہے۔ پانچویں یہ کہ محتسب کا منصب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ہے اور یہ دونوں کام قاضی کے ذمے نہیں ہیں (۵۸) اس پر مزید فرق وتفصیلات عبدالعزیز نے اپنے مقالہ (۵۹) میں اردو دائرہ معارف اسلامیہ (۶۰) میں آکسفورڈ انسائیکلوپیڈیا آف دا ماڈرن اسلامک ورلڈ میں:

(۶۱)(Oxford encyclopedia of the Modern Islamic World) اور انسائیکلوپیڈیا آف اسلام (۶۲) میں (Encylopaedia of Islam) اور ڈاکٹر محمود احمد غازی کی ادب القاضی میں ملاحظہ فرمائیں (۶۳)

محتسب اور محکمہ مظالم کا فرق:

امام ماوردیؒ اور قاضی ابی یعلیٰؒ لکھتے ہیں محکمہ احتساب قضاء سے کم درجہ کا ادارہ ہے جب کہ مظالم قضاء سے اوپر درجہ کا ادارہ ہے محکمہ مظالم میں وہ کیس زیر بحث آتے ہیں جو محکمہ قضاء سے حل نہ ہو سکیں۔ اسی طرح محکمہ مظالم میں محکمہ قضاء اور محکمہ احتساب دونوں قسم کے کیس کی سماعت ہو سکتی ہے جب کہ محتسب محکمہ قضاء سے متعلق فیصلوں کی سماعت بھی نہیں کر سکتا۔ چہ جائیکہ محکمہ مظالم (۶۴) منہاج کے مقالہ نگار لکھتے ہیں البتہ احتساب اور محکمہ نظام میں اس اعتبار سے مشابہت ہے کہ دونوں میں قوت واقتدار اور رعب وہیئت ہے (۶۵) مزید تفصیل ملاحظہ کریں (۶۶) خلاصہ کلام یہ کہ محکمہ احتساب محکمہ قضاء سے کم درجہ کا ادارہ ہے اور اس کا دائرہ بحث معاشرہ کے ظاہری اعمال کے اوامر ونواہی ہیں۔

محکمہ احتساب کا ادارتی ارتقاء وتعارف:

محکمہ کس طرح وجود میں آیا؟ محتسب کے تقرر کے شرائط کیا ہیں؟ فرائض کیا ہیں؟ دائرہ اختیار کیا ہے؟ اسلام کے نظام احتساب کو سمجھنے کے لئے تقابلی مطالعہ ضروری ہے تاکہ سیرت طیبہ کے امتیازی پہلو اظھر من الشمس ہو کر سامنے آجائیں۔

محکمہ احتساب اسلام سے پہلے اور اسلام کے بعد:

احتساب کا تصور قدیم نظاموں میں موجود تھا یہ اور بات ہے کہ اس کی شکل وہیئت جدا تھی لیکن اس قدر منظم ومؤثر ادارہ کی حیثیت میں نہیں تھا جیسا کہ اسلام نے اسے بنایا ہے نبی کریمؐ کی دو احادیث سے بھی میرے موقف کی تائید ہوتی ہے آپؐ نے فرمایا حوسب رجل ممن کان قبلکم (۶۷) جو لوگ تم سے پہلے گزرے ہیں ان کا بھی احتساب کیا گیا تھا دوسری حدیث میں فرمایا نحن آخر الأمم واول من یحاسب (۶۸) ہم آخری امت ہیں لیکن ہمیں یہ اعزاز حاصل ہے کہ پہلے ہمارا احتساب ہوگا پھر دوسری امتوں کا۔ ان احادیث معلوم ہوتا ہے کہ احتساب کا تصور پہلے بھی موجود تھا اور ہم سے پہلوں کا بھی احتساب کیا گیا اور قیامت کے دن بھی ساری ملتوں وامتوں کا احتساب ہوگا۔

عہد فراعنہ مصر میں محکمہ احتساب:

جب ہم اقوام عالم کی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ فراعنہ کے مصر کے زمانہ میں (جو کہ دنیا کی دوسری قدیم تہذیب ہے) محتسب کا عہدہ موجود تھا اور اسے " الضابط " کہا جاتا تھا یعنی نظم وضبط کو سنبھالنے والا اس کے فرائض میں جنگی لشکروں کی خدمت رہن کی نگرانی جس میں مردوں کے ساتھ دفن کئے جانے والے کتبات وغیرہ (۶۹) شامل تھے یہ فوجیوں کی تربیت کی نگرانی کرتے بچوں کی غیر سنجیدہ وغیر اخلاقی حرکتوں پر ڈنڈوں سے انہیں تنبیہ کرتے لوگوں کے معاملات کی نگرانی کرتے تھے جیسا کہ مورلیس کرزیہ کی تاریخ الحضارات سے معلوم ہوتا ہے۔(۷۰)

عہد چانکیہ (ہندو مذہب) میں محکمہ احتساب:

ہندو مذہب بھی دنیا کی قدیم ترین تہذیب ہے۔اس کے قوانین کو تلیہ چانکیہ (۳۰۰ تا ۳۱۱ قبل مسیح) نے لکھے ہیں جو کہ ارتھ شاستر کے نام سے موسوم ہے (۷۱) اس میں محتسب کے اختیارات بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ محتسب کاروبار کی نگرانی، ہر قسم کی تجارت مال کی طلب، قیمتوں کے اتار چڑھاؤ، درآمدی مال کی نگرانی، فروخت کے وقت کی نگرانی کرے گا (۷۲) مزید لکھا ہے ناپ تول و پیائش کے آلات حکومت تیار کرائے گی باٹوں کے ایک سیٹ کی قیمت بیس پن ہوگی ترازو کی ۶۳/۳ پن ہوگی۔ باٹوں پر ٹھپہ (سرکاری) لگانے کی فیس نگران افسر (محتسب) ۴ ماشے حصول کرے گا۔جو بغیر ٹھپہ (سرکاری) باٹ استعمال کرے گا اس پر ۴/۱۷۲ پن جرمانہ ہوگا (۷۳) اسی طرح مختلف شعبوں کے حساب کتاب چیک کرنے والے محاسب کا بھی ذکر ملتا ہے (۷۴) اس کے علاوہ ذات پات کی تقسیم کی خلاف ورزی پر احتسابی سزائیں موجود ہیں اور مختلف موقعوں پر ان کا نفاذ بھی کیا گیا ہے مثلاً منوشاستر میں ہے اگر کوئی شودر برہمن پر ہاتھ اٹھائے تو اس کا ہاتھ توڑ دیا جائے، کاٹ دیا جائے اگر وہ برہمن کو لات سے مارے گا تو اس کا پاؤں کاٹ دیا جائے اگر وہ برہمن کے برابر بیٹھ جائے تو راجہ کا فرض ہے کہ اس کے کولہوں کو داغ دیا جائے (۷۵) فرانسیسی مورخ ڈاکٹر گستاولی بان (Gustavele Bon) نے اپنی کتاب تمدن ہند میں متعدد مقامات (۷۶) پر ارتھ شاستر (۷۷) اور منوشاستر (۷۸) میں متعدد مقامات پر ان سزاؤں کا ذکر ہے اس کے علاوہ میں نے اپنی کتاب بابری مسجد کی شہادت میں (۷۹) اس پر تفصیل سے لکھا ہے۔

عہد روما فارس وارسطو میں محکمہ احتساب:

رومی حکمرانوں کے مدون قانون جسٹی نین (Justinian) (۵۰۰ سال قبل ولادت نبویؐ) نے احتساب کا قانون صرف عوام کے لئے رکھا تھا حکمرانوں کو اس سے بالا قرار دیا تھا (۸۰) لیکن عوامی دباؤ کے تحت سرکاری افسران کے خلاف تحقیق وتفتیش کا عمل رائج کیا تھا (۸۱) اس کے علاوہ عوام کو فکری آزادی پر سزائیں دی جاتی تھیں۔علامہ فرید وجدی لکھتے ہیں (مذہبی معاملات پر احتساب کیا جاتا) الحاد و ارتداد کا فتویٰ دے کر آگ میں جلایا جاتا یا ایسے سخت دردناک عذاب میں مبتلا کیا جاتا جس سے حیوان کے بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے (۸۲) معمولی جرائم پر قتل آگ اور وحشی جانور سے چبوانے کی سزا دی جاتی (۸۳) ارسطو نے اپنی مشہو کتاب السیاسة میں بھی

حکمرانوں کو احتساب سے بالاقرار دیتے ہوئے عوام کو احتساب کے کٹہرے میں کھڑا کیا ہے(۸۴) شاہان فارس بھی سرکاری افسران کے خلاف عوامی شکایات پر دادرسی کرتے تھے(۸۵)

چین میں محکمہ احتساب:

ڈاکٹر ایم ایس ناز لکھتے ہیں چین کے عظیم منگول شہنشاہ قبلائی خان نے بھی احتساب کیلئے ایک ادارہ قائم کیا تھا جسے Censorate کہتے تھے اس کی نگرانی میں افسروں اور اہلکاروں کی زیادتیوں کی جانچ پڑتال ہوتی اور عوامی شکایات کا ازالہ کیا جاتا تھا(۸۶)

عہد جاہلیہ میں تصور احتساب:

زمانہ جاہلیت سے مراد عہد نبویؐ سے پہلے ایک سو سال تک کا زمانہ ہے دیکھئے میرا مقالہ(۸۷) زمانہ جاہلیت میں بھی احتساب کا تصور موجود تھا مشرکین مکہ نے احتسابی نقطۂ نظر ہی سے آپؐ اور آپؐ کے حامیوں کو شعب ابی طالب میں محصور کیا تھا حالانکہ آپؐ کی حمایت میں ابو طالب سمیت دیگر غیر مسلم بھی تھے اسی طرح جب آپؐ نے حکمرانوں کو اسلام کی دعوت دی تو جس حکمران نے بھی اسلام کی طرف جھکاؤ ظاہر کیا عمائدین سلطنت نے ان پر سخت گرفت کی سوائے حبشہ کے حکمران کے اور کوئی مسلمان نہ ہوسکا۔ زمانہ جاہلیت میں بھی احتساب صرف عوام تک محدود تھا بڑے طبقہ کو یا سزا ہی نہیں دیتے تھے یا پھر کم درجہ کی سزا دیتے تھے اہل عرب کا نظریہ تھا" ان دم القتیل الشریف لا یغسل الابدم شریف مثلہ"(۸۸) شریف اور معزز آدمی کا خون اسی کے ہم مرتبہ شریف و معزز آدمی کے خون سے دھویا جاسکتا ہے لہٰذا معزز شخص اگر کسی کمزور سے زیادتی کرے یا اس کا خون بہائے تو وہ احتساب سے بالاتر ہے یا معمولی سزا کا مستحق ہے(۸۹) یہی وجہ تھی فاطمہ بنت مخزومیہ کی حد سرقہ انہیں بری لگی مگر آپؐ نے فرمایا الا کل شئی من أمر الجاھلیة موضوع تحت قدمی(۹۰) آگاہ رہو تمام امور جاہلیت میرے قدموں کے نیچے پامال ہو چکے ہیں فرمایا تم سے پچھلی امتیں اس لئے تباہ ہوئیں کہ وہ لوگ کمزور مجرموں کو سزا دیتے(ان کا احتساب کرتے تھے) اور صاحب عزت لوگوں کو چھوڑ دیتے تھے قسم اس پاک ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتی تو میں ضرور اس کا ہاتھ کاٹ دیتا(۹۱) آپؐ نے اسلام سے پہلے جاری دوغلے احتسابی عمل کی بنیادیں مسمار کر کے انہیں مساوات اور برابری کی بنیاد پر جاری کیا اور واضح فرمادیا کہ کوئی شخص یا کوئی قوم احتساب سے بالاتر نہیں ہے۔

عہد حاضر میں احتسابی ادارے:

ڈاکٹر ایم ایس ناز لکھتے ہیں اکتوبر ۱۹۷۸ء میں بین الاقوامی محتسب کے ادارہ کی جانب سے شائع ہونے والی ڈائریکٹری کے مطابق ۴۱ سے زائد مسلم و غیر مسلم ممالک میں احتساب کے ادارے مختلف ناموں سے کام کر رہے ہیں عہد حاضر میں ۱۸۰۹ء میں سویڈن میں یہ ادارہ وجود میں آیا برطانیہ میں ۱۹۶۷ء میں فن لینڈ میں ۱۹۱۹ء میں ڈنمارک میں ۱۹۵۴ء میں ناروے میں ۱۹۶۲ء میں کینیڈا میں ۱۹۷۰ء اسرائیل میں ۱۹۶۶ء میں(۹۲) اور پاکستان میں ۱۹۸۳ء میں قائم ہوا(۹۳) اس کے علاوہ سعودی عرب، نائیجریا، سوڈان، لیبیا، ایران میں بھی محکمہ احتساب موجود ہے(۹۴)

کیا اسلام کا ''نظام احتساب'' مغرب سے اخذ کردہ ہے:

اس موقع پر اہل مغرب کے ایک الزام کا ذکر کردینا ضروری ہے وہ کہتے ہیں اسلام کا نظام احتساب بازنطینیوں سے لیا گیا ہے اس الزام کو اردو دائرہ معارف اسلامیہ کے مقالہ نگار نے من وعن قبول بھی کرلیا ہے(۹۵) یہ الزام لگانے والی معروف مستشرق شخصیات ہیں جس میں فرانس کے گاڈفرواور گوسٹاف (۹۶) وغیرہ شامل ہیں حالانکہ یہ بات بالکل غلط ہے بلکہ اسلام کا نظام احتساب تو میثاق مدینہ میں موجود تھا اور اس دستور کی رو سے احتساب فرد کی نہیں معاشرہ کی ذمہ داری قرار دی گئی اور احتساب میں کوئی فرد مستثنیٰ نہیں رکھا گیا تھا (۹۷) دوسری بات یہ ہے کہ بازنطینی حکومت کا دور دسویں صدی عیسوی یعنی پانچویں عیسوی ھجری ہے جب کہ اس سے قبل عہد نبویؐ، عہد خلفاء راشدین میں نظام احتساب کا اجراء ہوئے پانچ سو سال گزر چکے تھے تیسری اہم ترین بات یہ ہے کہ اس وقت تک آپؐ اور خلفاء اربعہ کے خطوط جن میں احتساب کی تعلیم دی گئی یا احتساب کے لئے لکھے گئے تھے مدون ہو چکے تھے صرف یہی نہیں بلکہ ۲۸۶ھ کتاب الحسبة الكبير کے نام سے اس زمانہ کے محتسب أبي العباس احمد بن محمد بن مروان السرخسی کی کتاب محکمہ احتساب کے حوالے سے شائع ہو چکی تھی لہٰذا یہ تو کہا جاسکتا ہے کہ اہل مغرب نے مسلمانوں کے نظام احتساب سے استفادہ کیا ہے۔ لیکن یہ ثابت کرنا ممکن نہیں کہ مسلمانوں نے اہل مغرب سے استفادہ کیا ہے۔ اس لئے کہ ہمارا نظام احتساب تو بازنطینیوں سے پانچ سو سال پہلے تحریری صورت میں مرتب ہو چکا تھا (۹۸) بلکہ اس کے اثرات اتنے گہرے تھے کہ اندلس سے مسلمانوں کی حکومت ختم ہوگئی پھر بھی نظام احتساب (ALMOTACEN) کے نام سے وہاں جاری رہا (۹۹) اور اس سے مغرب و مشرق کے نظام ہائے حکومت متاثر ہوتے رہے۔

نظام احتساب پر لکھی جانے والی کتابیں:

اسلام میں احتساب یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر حکمراں پر فرض عین ہے عام مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے لہٰذا آغاز اسلام ہی سے اس کے قواعد و ضوابط جس میں محتسب کے تقرر کے شرائط، فرائض، اختیارات کی تفصیلات جمع کردی گئیں تھیں نظام احتساب پر جو کچھ لکھا گیا ہے اسے ہم تین حصوں میں تقسیم کرسکتے ہیں پہلی مستقل اس موضوع پر تصانیف۔ دوسری وہ تصانیف جن میں ضمناً یہ مباحث مذکور ہیں تیسرے مضامین و مقالات ہیں۔

(۱) اس موضوع پر پہلی کتاب الحسبة الكبير أبى العباس احمد بن محمد بن مروان السرخسی (متوفی ۲۸۶ھ) کی ہے موصوف خلیفہ معتضد کے عہد میں محتسب کے منصب پر فائز تھے (۱۰۰)

(۲) دوسری کتاب جسے قدیم ترین تسلیم کیا گیا ہے وہ ہے کتاب احکام السوق یحیی بن عمر الا ندلسی ۲۸۹ھ ۹۰۲ء) (۱۰۱) کی ہے (۱۰۲) (۳) تیسری قدیم ترین کتاب کتاب الاحتساب ہے حسن بن علی الأطروش (متوفی ۳۰۴ھ / ۹۱۷ء) کی ہے موصوف زیدی فرقہ کے آئمہ میں سے ہیں (۱۰۳)

خاص کر جو کتابیں اس موضوع پر چھپ چکی ہیں وہ ابجدی ترتیب کے مطابق یہ ہیں۔

(۴) الحسبة فی الاسلام إبراهيم دسوقی الشهاوی مطبعة المدنی ۱۳۸۲ھ

(۵) الحسبة فی الاسلام احمد بن تیمیة مکتبة دار البیان دمشق ۱۳۸۷ھ

(۶) الحسبة فی الاسلام أحمد مصطفی المراغی مطبعة الحلبی

(۷) الحسبة فی الاسلام عبدالرزاق الحصان مطبوعه بغداد ۱۹۴۶ء

(۸) الدولة ونظام الحسبة عند ابن تیمیة / محمد المبارک دار الفکر بیروت ۱۳۸۷ھ

(۹) معالم القربة فی أحکام الحسبة (محمد بن احمد القراشی المعروف ابن الاخواۃ مطبعۃ دار الفنون کیمبرج ۱۹۳۷ء)

(۱۰) نهاية الرتبة فی طلب الحسبة (عبدالرحمن بن عبدالرحمن بن نصر الشیر ازی مطبوعہ قاہرہ ۱۹۴۶ء)

(۱۱) نصاب الاحتساب خواجہ ضیاءالدین سنامی (۱۰۴) کی مخطوطہ کی شکل میں ہے اس کا مخطوطہ بغداد میں محفوظ ہے (۱۰۵)

(۱۲) نهاية الرتبة فی طلب الحسبة محمد بن احمد بن بسام المحتسب تحقیقات مخطوطہ کی شکل میں ہے (۱۰۶)

(۱۳) رسالة فی الحسبة محمد بن احمد بن عبدون الاندلسی (متوفی ۴۱۹ھ/۱۰۲۸ء) کی ہے (۱۰۷)

(۱۴) آداب الحسبة والمحتسب أحمد بن عبد الله بن عبد الرؤف (۱۰۸)

(۱۵) رسالة فی الحسبة عمر بن عثمان بن العباس الجر سیفی (۱۰۹)

(۱۶) الحسبة محمد بن أحمد السقطی یہ اندلس میں محتسب تھے (۱۱۰)

(۱۷) رسالة فی القضاء والحسبة ابن عبدون (م ۵۰۰ھ/۱۱۰۶ء) یہ دوسری دفعہ شائع ہو چکا ہے (۱۱۱)

(۱۸) احکام الحسبه ابن سعدون (م ۵۶۷ھ/۱۱۷۲ء) محمود علی مکی کی تحقیق کے ساتھ ۱۹۵۶ء میں شائع ہوئی (۱۱۲)

(۱۹) کتاب الرتبة فی طلب الحسبة للماوردی اس کا مخطوطہ استنبول کے مکتبۃ مسجد الفاتح میں ۳۴۹۵ نمبر پر ہے (۱۱۳)

(۲۰) الحسبة و المحتسب فی الاسلام ڈاکٹر نقولا زیادہ کی ہے

(۲۱) اصول المحاسبة ڈاکٹر حیرت ضیف کی ہے۔

(۲۲) المحاسبة العلمية الحديثة لیسی عبدالسید کی ہے

(۲۳) المحاسبة و النيابة العامة سعد بن عبد الله العريفی

(۲۴) نظام الحسبة فی الاسلام عبد العزیز کا مقالہ ہے

(۲۵) اسلام کا دیوان المظالم اور احتساب پاکستان میں محفوظ احمد کا ایم اے کا مقالہ ہے

(۲۶) اسلام کا نظام احتساب شہزاد اقبال شام کی ہے مطبوعہ ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد

(۲۷) اسلام میں پولیس اور احتساب کا نظام ساجد الرحمن کی دیال سنگھ سے شائع ہوئی

(۲۸) اسلامی ریاست میں محتسب کا کردار ڈاکٹر ایم ایس ناز کی ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد سے ۱۹۹۹ء میں شایع ہوئی ہے۔

ان ۲۸ اٹھائیس مستقل تصانیف کے علاوہ بہت سی کتابیں وہ ہیں جن میں ضمناً احتساب سے بحث کی گئی ہے اختصار کی خاطر چھوڑ رہا ہوں (تفصیل کے لئے دیکھئے (۱۱۴) جہاں تک مقالات کا تعلق ہے تو ۲۳ تیئس مقالات عربی میں اور متعدد اردو میں شائع ہو چکے ہیں عربی مقالات کے لئے ملاحظہ کریں **کشاف الدوریات العربیہ** (۱۱۵) اردو مقالات میں میرا بھی ایک ،مقالہ کراچی کے معروف ماھنامہ آگہی میں بعنوان ''اسلام میں احتساب کی حقیقت عہد بعہد تحقیقی جائزہ'' ۱۹۹۷ء (۱۱۶) میں شائع ہو چکا ہے۔

عہد اسلامی کے اہم محتسبین:

اسلامی نقطہ نظر سے محتسب اعلی اللہ کی ذات ہے اسلام میں اس منصب کو سب سے پہلے خود آنحضرت ﷺ نے ادا کیا اور مختلف علاقوں کے لئے جدا جدا محتسب مقرر کئے پروفیسر ڈاکٹر محمود احمد غازی صاحب نے عبدالعزیز صاحب کے مقالہ سے استفادہ کر کے درج ذیل محتسبین کے نام بیان کئے ہیں حضرت عمرؓ عہد نبویؐ میں مدینہ کے محتسب تھے حضرت سعیدؓ مکہ مکرمہ کے عہد فاروقی میں حضرت عبداللہ بن عتبہ بن مسعودؓ مدینہ کے اور سائب بن یزیدؓ بھی مدینہ کے امام نافع بن عبدالرحمن عہد عباسی کے خلیفہ ھادی عہد میں بغداد کے عبدالجبار مھدی کے دور میں بغداد کے قاضی ابراہیم بن محمدؒ قاہر باللہ کے عہد میں بغداد کے اور ابوسعید الاصطخریؒ بھی اسی دور میں بغداد کے محتسب رہے ابوجعفر بن الخرقیؒ مقتدی بامر اللہ کے دور میں قاضی ابو قاسم الزینبیؒ مسترشد باللہ قاضی محی الدین محمد بن فضلان ناصر الدین کے عہد میں بغداد کے محتسب رہے قاضی ضیاء الدین سنامیؒ عہد تغلق میں اور میرزاہدؒ ہروی عہد اورنگزیبؒ میں دہلی کے محتسب رہے سید احمد شہیدؒ نے جب سرحد میں اسلامی حکومت کی بنیاد رکھی تو وہاں ہر علاقہ میں محتسب مقرر کئے (۱۱۷) خطیب بغدادی نے أبي جعفر المنصور کے عہد میں دو محتسبین عاصم بن سلیمان الأحول اور أبي ذکریا بن عبداللہ کا مزید ذکر کیا ہے (۱۱۸) ڈاکٹر عبدالکریم نے ۵ر پانچ محتسبین کے مزید نام لکھے ہیں محمد بن احمد بن علی بن مخلد الجوھری (م ۲۶۴ھ / ۸۷۸ء) ہارون بن ابراہیم الہاشمی یہ (۸۸۲ء تا ۸۹۳ء) خلیفہ معتضد کے عہد میں محتسب رہے عبیداللہ بن علی بن الحسین بن اسماعیل الہاشمی (م ۲۸۴ھ / ۸۹۷ء) بغداد کے محتسب ہے محمد بن عبداللہ الہاشمی (م ۳۰۰ھ / ۹۱۲ء) اور ان کے والد بھی محتسب مقرر ہوئے (۱۱۹) دائرہ معارف اسلامیہ کے مطابق رواج تھا استنبول میں ہر سال محتسبوں کا تقرر کیا جاتا اور صرف استنبول میں اس کی تعداد ۱۵ر پندرہ تھی جو کہ بعد میں ۵۶ر تک پہنچ گئی اس سے محتسبین کی کثرت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے (۱۲۰) اسلام کا یہ وہ روشن پہلو ہے جس سے کوئی عہد خالی نہیں رہا (یہاں صرف مثال کے لئے ان ۲۵ر محتسبین کے نام دئے گئے ہیں یہ حتمی فہرست نہیں ہے)

احتساب کا حکم قرآن وسنت کی روشنی میں:

احتساب کرنا حکمران اور اس کے مقرر کردہ محتسبین پر فرض عین ہے جب کہ عام مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن وسنت نبویہ ؐمیں اس کی واضح تعلیمات دی گئی ہیں (۱۲۱)

احتساب قرآن کی روشنی میں:

قرآن میں مسلمانوں کوواضح حکم دیا گیا ہے **قوا انفسکم و اھلیکم نارًا** (۱۲۲) خود اپنے اور اپنے اہل وعیال کا (محاسبہ کرکے) انہیں جہنم کی آگ سے بچاؤ صرف یہی نہیں بلکہ سورۃ بنی اسرائیل میں واضح کردیا ہے۔ کہ ہم۔ نے ہر انسان کا عمل اس کے گلے کا ہار کر رکھا ہے قیامت کے دن اس کا اعمال نامہ اس کے سامنے کردیں گے، جسے وہ کھلا ہوا دیکھ لے گا اور کہا جائے گا خود اپنا اعمال نامہ پڑھ کر محاسبہ کرلو (۱۲۳) یہی بات سورۃ اسراء میں کہی گئی ہے۔ (۱۲۴) آل عمران میں واضح حکم دیا گیا ہے۔ کہ ایک جماعت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لئے ہونی چاہیئے۔ (۱۲۵) بلکہ مسلمانوں کی صفت کے طور پر اس فریضہ کی ادائیگی بیان کی گئی ہے۔ (۱۲۶) صرف یہی نہیں بلکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبانی اعلان کروایا گیا کہ جو قیامت اور احتساب کا قائل نہیں انبیاء اس سے بری ہیں۔ (۱۲۷)، نیک لوگوں کی صفت بیان کی گئی ہیں۔ کہ وہ یہ فریضہ انجام دیتے ہیں۔ (۱۲۸) جن امتوں کے افراد نے احتساب کی ذمہ داری ادا نہیں کی جیسے بنی اسرائیل (۱۲۹) اور منافقین (۱۳۰) قرآن نے ان کی سخت مذمت کی ہے عبدالرحمٰن الدمشقی نے تفسیر ماثور کے ذریعہ احتساب کی اہمیت کو واضح کیا ہے (۱۳۱)

احتساب سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں:۔

قرآن کی طرح حدیث نبوی ﷺ وسیرت نبوی ﷺ میں بھی احتساب کے واضح احکامات موجود ہیں "**من رأی منکم منکراً فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذالک اضعف الایمان**" (۱۳۲) یعنی برائی کو ہاتھ سے روکو اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے ورنہ آخری درجہ دل سے برا جاننا ہے بنی اسرائیل پر جو عذاب مسلط ہوئے ان میں سے ایک یہ تھا۔ کہ جس جماعت نے امر بالمعروف و نہی عن المنکر چھوڑ دیا تھا، اسے حکم دیا گیا کہ بچھڑے کی پوجا کرنے والی قوم کو قتل کریں۔ اسی لئے آپ ﷺ نے حکم دیا۔ "**کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتہ**" (۱۳۳) تم میں سے ہر شخص پر احتساب کی ذمہ داری ہے اور ہر شخص سے خود اس کی اور ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے "**حاسبوا قبل ان تحاسبوا**" (۱۳۴) اپنا احتساب کرو قبل اس کے کہ تمہارا احتساب کیا جائے۔ احتساب کی اسی اہمیت کے پیش نظر محدثین نے کتب احادیث میں مستقل ابواب قائم کئے ہیں، جیسے امام بخاریؒ نے **باب محاسبة الامام وعمالہ** (۱۳۵) اور **باب محاسبة المصدقین مع الامام** وغیرہ (۱۳۶) کچھ علماء نے مستقلاً اس موضوع پر کتابیں لکھی ہیں۔ جیسے **عبد الرحمن بن ابی بکر** کی **الکنز الاکبر فی الامر بالمعروف والنھی عن المنکر** (۱۳۷) اور **ابو علی حسین بن المبارک الموصلی** کی **الامر و النواھی** (۱۳۸) اس کے علاوہ **الترغیب والترھیب** اور **وثائق الامر بالمعروف والنھی عن المنکر** (۱۳۹) قابل ذکر ہیں۔

احتساب کا دائرہ بحث و مناھج کا خاکہ:۔

اگر ہم اسلامی لٹریچر کا مختصراً جائزہ لیں تو اس کے مناھج بحث کچھ اس طرح ابھر کر سامنے آتے ہیں

اللہ تعالیٰ محتسب اعلیٰ

نبی کریمؐ کا احتساب — عام مسلمانوں کا احتساب — غیر مسلموں کا احتساب

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ عام مسلمانوں اور غیر مسلموں تینوں کا مختلف انداز میں مختلف مقامات پر احتساب فرمایا ہے۔

نبی کریمؐ بحیثیت محتسب

عائلی امور میں:	ججوں کا احتساب کرنا ،	سرکاری کارندوں ،	علماء وزھاد کا ،	فوجی خدمات انجام دینے
ا۔اپنی ذات کو احتساب کے لئے پیش کرنا ،		کا احتساب کرنا ،	احتساب کرنا ،	والوں کا احتساب کرنا

۲۔اپنی بیویوں کا احتساب کرنا

۳۔اپنی بیٹیوں کا احتساب کرنا، معاشرتی سیاسی، تعلیمی، اخروی تصور احتساب، معاشی امور میں احتساب کرنا و نظریاتی احتساب کرنا

اللہ تعالیٰ کا اپنے نبی ﷺ کا احتساب کرنا:۔

بہت سے کام جو نبی ﷺ نے نیک نیتی کے ساتھ اجتہاد کرتے ہوئے یا گنجائش موجود ہوتے ہوئے انجام دئے۔ اللہ تعالیٰ کو پسند نہ آئے تو فوراً اپنے نبی کا احتساب کرتے ہوئے بذریعہ وحی اس کی اصلاح فرما دی۔ مثلاً دس سے زیادہ موقعوں پر بذریعہ وحی احتساب کیا گیا (تفصیل کے لئے دیکھئے الانعام ۶/ ۵۶، الانفال ,۸ /۶۷۔۶۸، التوبۃ ۹ / ۴۳، اور ۱۱۳ / ۱۱۴، الکھف ۱۸ /۲۸، الاحزاب ۳۳/۳۸، ۳۷، التحریم ۶۶/۱، عبس ۸/۱-۱۰'' کی تفاسیر یہاں اشارۃً چند باتیں لکھے دے رہا ہوں) حضرت زیدؓ منہ بولے بیٹے کی بیوی حضرت زینبؓ سے شادی کرنے میں تذبذب تھا سو حکم الٰہی کے ذریعے متوجہ کیا گیا(۱۴۰) بیویوں کی دل جوئی کی خاطر شہد نہ پینے کا عہد کیا اور ماریہ قبطیہ سے علیحدگی کا عہد کیا تو اللہ نے سورہ تحریم میں احتساب فرمایا تو آپؐ نے دونوں ارادے تبدیل کر لئے (۱۴۱) غزوہ احد کے موقع پر آپ نے بد دعا دی تو آپ کو اس سے روکا گیا (۱۴۲) اس طرح بیر معونہ کے واقعہ پر آپ کو بد دعا سے روکا گیا۔(۱۴۳) مشرکین مکہ کے سرداروں کی خواہش پر آپؐ نے ھدایت کی امید پر غریب صحابہ کو اٹھانا چاہا تو سورہ کہف نازل ہوئی اور سختی کے ساتھ اس عمل کو روک دیا گیا(۱۴۴) اسی سے ملتا جلتا واقعہ عبداللہ ابن ام مکتومؓ کے ساتھ پیش آیا تو فوراً آپ کا احتساب کیا گیا اور سورہ عبس کی آیات نازل ہوئیں(۱۴۵) حضرت حفصہؓ کو طلاق دینا چاہا لیکن بذریعہ وحی آپ کو روک دیا گیا(۱۴۶) لیکن یہاں میں یہ بات کرنا ضروری سمجھتا ہوں آپؐ کی ذات سے بڑھ کر کوئی عادل نہیں اس لئے آپؐ سے کسی عمل کا صادر ہونا اجتہادی عمل تھا جس کی بنیاد

خلوص پر تھی۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے نبیؐ سے زیادہ بہتر کام کروانے کے لئے بذریعہ وحی اس کی اصلاح کر دیا کرتا تھا۔ کسی عام انسان کے لئے جائز نہیں کہ وہ نبی کا محاسبہ کرے اگرچہ آپؐ نے خود اپنی ذات کو متعدد مرتبہ احتساب کے لئے پیش کیا۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے عام مسلمانوں کا احتساب کرنا:۔

بعض مسلمانوں سے بے خیالی میں کوتاہی ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ان کا بھی احتساب کیا مثلاً متنبہ کیا کہ اپنی آواز کو نبی کی آواز سے بلند نہ کرو (۱۴۷) صحابہؓ نے اپنے عمل کی اصلاح کر لی، غزوہ حنین کے موقع پر بعض مسلمانوں کی زبان سے متکبرانہ کلمات نکل گئے فوراً سورہ توبہ کی ۲۵۔۲۶ آیات نازل ہوئیں مسلمانوں نے اس سے توبہ کر لی اور عاجزی کو شعار بنالیا اللہ نے شکست فتح میں بدل دی (۱۴۸) آزمائشوں اور مشکلات پر مسلمانوں نے شکوہ کیا تو ان کا محاسبہ کیا گیا'' احسب الناس ان یترکو ان یقولو آمنا''(۱۴۹) کیا مسلمان یہ سمجھتے ہیں کی صرف ایمان لانا ہی کافی ہے نہیں بلکہ'' ولنبلونکم بشئیٍ من الخوف والجوع و نقص من الاموال (۱۵۰) ہم ہر تکلیف کے ذریعے تمہارے مسلمان ہونے کو جانچیں گے۔

اللہ کی طرف سے غیر مسلوں کا احتساب:۔

نصف قرآن غیر مسلموں، یہود، نصاریٰ، اور منافقین کی حرکات کے احتساب پر مشتمل ہیں جس میں ان کے انکار، ضد، چیلنج، شرک، بد عملی اور بد عقیدگی سمیت تمام امور شامل ہیں۔ یہود اہانت کرنے کے لئے راعنا کی جگہ راعینا کہتے تھے مسلمانوں کو کہا گیا تم راعنا کے بجائے آپ کو متوجہ کرنے کے لئے انظرنا (۱۵۱) کہا کریں۔

نبی کریم ﷺ بحیثیت محتسب:۔

نبی کریم ﷺ نے از خود اپنی ذات سمیت معاشرہ کے تمام طبقوں اور تمام معاشرتی و معاشی امور مذہبی و فکری امور کا احتساب فرمایا اور احتسابی تعلیمات دیں جن کے بارے میں یہاں مختصراً اشارات کئے دے رہا ہوں۔

آپ ﷺ کا اپنی ذات سے احتساب:۔

آپ ﷺ سے بڑھ کر کوئی ذات عادل نہیں لیکن آپؐ نے خود کو بھی احتساب سے بالا نہیں قرار دیا۔ خطبہ حجۃ الوداع اور تبلیغ (تذکرہ پہلے آچکا ہے) کے موقع پر اپنے کو احتساب کے لئے پیش کیا بدر کے دن صفیں سیدھی کرتے ہوئے ایک صحابی کو تیر چبھ گیا اس نے بدلہ کا مطالبہ کیا آپ ﷺ نے اپنا پیٹ کھول کر بدلہ کے لئے پیش کر دیا (۱۵۲) اس طرح آپ نے مرض الموت میں صحابہ کو جمع کر کے اپنے کو احتساب کے لئے پیش کیا ایک صحابی نے تین درھم طلب فرمائے آپ ﷺ نے ادا کرنے کا حکم دیا (۱۵۳)

اپنی بیویوں کا احتساب:۔

اللہ کی طرف آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کا احتساب کیا گیا اور کہا گیا تم میں سے جسے دنیا اختیار کرنا ہے اسے دنیا دے دی جائے گی۔ جسے آخرت چاہیئے وہ دنیا کا مطالبہ نہ کریں (۱۵۴) سورہ احزاب کی آیات ۳۲۔۳۴ اسی سلسلہ کی کڑی ہے حضرت عائشہؓ نے حضرت صفیہؓ کے قد میں عیب نکالا تو فرمایا تم نے ایسی بات زبان سے نکال دی ہے اگر سمندر میں بھی ملا دی جائے تو اس کی کڑواہٹ اس کو بھی تلخ کر دے (۱۵۵) آپ ﷺ نے امیمہؓ بنت شراحیل سے نکاح کیا اس کے نزدیک ہوئے تو اس نے اللہ کی پناہ مانگی آپ ﷺ نے اسے طلاق دے دی (۱۵۶) حضرت عائشہؓ نے ایک چور کو بددعا دی تو آپ ﷺ نے فرمایا ''لا تسحی عنه'' (۱۵۷) اس کے گناہ کے بوجھ کو بددعا دے کر ہلکا نہ کرو۔

اپنی بیٹیوں کا احتساب:۔

آپ ﷺ اپنی بیٹیوں کی احتساب بھی فرماتے تھے حضرت فاطمہؓ غلام مانگنے آئیں تو انہیں تسبیح بتا کر بھیج دیا (۱۵۸) فاطمہؓ کے گھر پر پردہ لٹکا دیکھا اور حسن و حسین کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن دیکھے تو ناپسندیدگی کا اظہار کر کے احتساب فرمایا (۱۵۹) حضرت علیؓ نے دوسری شادی کرنی چاہی تو ان کو منع کر دیا (۱۶۰)

علماء وزھاد کا احتساب:۔

ایک جانب آپ ﷺ نے علماء کو انبیاء کا وارث بتایا ہے دوسری طرف اسی اعتبار سے انہیں زیادہ محتاط رہنے کی تعلیم بھی دی ہے آپ ﷺ نے فرمایا میں شب معراج میں ایسے لوگوں پر سے گزرا جن کی زبانوں میں آگ کی لگام ڈالی ہوئی تھی پوچھا یہ کون ہیں بتایا گیا آپ ﷺ کی امت کے علماء ہے جو لوگوں کو نیکی کی تعلیم دیتے تھے اور خود عمل نہیں کرتے تھے (۱۶۱) صحیح مسلم کی روایت ہے پانچ افراد جن میں عالم اور عبادت گزار بھی شامل ہیں بلایا جائے گا اور یہ کہہ کر جہنم میں ڈالنے کا حکم دیا جائے گا، کہ تم نے جو کچھ کیا شہرت کے لئے کیا سو تمہیں وہ دنیا میں مل گیا پھر انہیں جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ (۱۶۲)

اسی طرح فرمایا جس نے علم کو چھپایا قیامت کے دن اس کے منہ میں آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔ آپ ﷺ نے عبادت گزاری میں غلو پر بھی احتساب فرمایا چند صحابہؓ آئے اور ساری زندگی کسی نے نمازیں پڑھنے کسی نے روزے رکھنے کی اجازت چاہی آپ ﷺ نے منع کر دیا فرمایا میں حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد بھی ادا کرتا ہوں ایک صحابی کو عجلت کے ساتھ نماز پڑھتے دیکھا تو تین دفعہ نماز دہرائی (۱۶۳) کچھ صحابہ کو تقدیر کے مسئلہ پر بحث کرتے دیکھا تو سخت گرفت فرمائی (۱۶۴) حضرت عمرؓ نے ایک دفعہ تورات لا کر پڑھنی شروع کی تو آپ ﷺ نے اس عمل کو ناپسند فرمایا (۱۶۵) صحابی عورتوں نے مسجد میں نماز ادا کرنے کا اشتیاق ظاہر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا گھر کا کونہ عبادت کے لئے زیادہ بہتر ہے (۱۶۷)۔

فوجی خدمات سرانجام دینے والوں کا احتساب:۔

طاقت انسان کو ظلم وجور پر آمادہ کرتی ہے سرکاری سرپرستی ظلم کو وسعت دیتی ہے اس لئے آپ ﷺ نے خود فوج سے وابستہ افراد کا بھی سختی کے ساتھ احتساب فرمایا۔غزوہ تبوک میں شرکت نہ کرنے والوں کا مقاطعہ کیا گیا یہاں تک کہ اللہ نے ان کی توبہ قبول کر لی(۱۶۷)حضرت خالد بن ولیدؓ نے ایک کلمہ پڑھنے والے مخالف کو یہ سمجھ کر کہ یہ جان بچانے کے لئے کلمہ پڑھ رہا ہے قتل کر دیا حضور ﷺ نے سخت گرفت فرمائی وہ فرماتے تھے کاش میں نے اسی دن اسلام قبول کیا ہوتا تاکہ اس گرفت سے بچ جاتا(۱۶۸)فتح مکہ کے موقع پر بعض انصاری نوجوانوں نے مال غنیمت کم ملنے پر نازیبا کلمات کہلائے آپ ﷺ نے سختی کے ساتھ احتساب فرمایا اور نصیحتیں کیں یہاں تک کہ سب کہہ اٹھے" رضینا برسول اللہ "(۱۶۹)خالد بن ولیدؓ نے جذیمہ کے افراد کو قتل کر دیا تو آپ ﷺ نے اس واقعہ سے اپنی بیزاری ظاہر کر دی اور حضرت علیؓ کو مقتولوں کا خون بہا ادا کرنے کا حکم دیا(۱۷۰)

ججوں کا احتساب:۔

فیصلے میں سفارش یا اثر اندازی کرنے والے کا سخت احتساب فرماتے تھے فاطمہ بنت مخزومیہ کی سفارش حضرت اسامہ بن زیدؓ سے کروائی گئی مگر آپ ﷺ نے سختی کے ساتھ رد کر دی(۱۷۱)ایک صحابیؓ نے آپ ﷺ سے عہدہ طلب کیا آپ ﷺ نے فرمایا ہم مانگنے والوں کو عہدہ نہیں دیتے آپ ﷺ نے فیصلہ کرنے میں عدل کو لازم کیا ہے اور فرمایا جو جج بنایا گیا سمجھ لو وہ بغیر چھری کے ذبح کر دیا گیا ہے۔

سرکاری عہدہ داروں کا احتساب:۔

آپ ﷺ لوگوں کو سرکاری عہدے تقویٰ کی بنیاد پر دیتے اور ان پر واضح کر دیتے کہ یہ عہدہ امانت ہے اگر فرائض صحیح طور سے نہیں ادا کئے یا عوام کا خادم سمجھنے کے بجائے اپنے کو آقا بنا لیا تو حکومت کرنے کے اہل نہیں رہو گے اور اختیارات کے ناجائز استعمال یا دسائل کا استعمال رشوت وغیرہ پر واضح وعیدیں موجود ہیں بنوثعلبہ کے بعض افراد کا آپ ﷺ کو قتل کا مشورہ دیا گیا آپ ﷺ نے صاف فرمایا ایک کی غلطی کی سزا دوسرے کو دینا جائز نہیں ہے۔(۱۷۲)حوصلہ شکنی اس لئے کی کہ عموماً لوگ حکمرانوں کو غلط مشوروں سے گمراہ کرتے ہیں لہذا باز رہیں۔

معاشرتی،سیاسی و تعلیمی احتساب

احتساب کا زیادہ تعلق معاشرتی امور سے ہے لہذا آپ ﷺ نے لوگوں کو اخلاق،معاملات اور ایک دوسرے کے ساتھ رواداری کی خصوصی تعلیم دی ہے ایک صحابیؓ نے آپ ﷺ کو دروازے کی جھری سے جھانکا دیکھا تو اسے تہدید کے طور پر فرمایا اگر مجھے معلوم ہو جاتا تو دیکھ رہا ہے تو تیری آنکھوں میں کنگھی چبھو دیتا(۱۷۳)راہ چلتے دو صحابہ مل گئے تو آپ ﷺ نے روک کر بتا دیا کہ میرے ساتھ صفیہؓ بنت حیی میری بیوی ہے(۱۷۴)تاکہ صحابہ بدگمانی کا شکار نہ ہوں آپ ﷺ نے فرمایا" انصر أخاك ظالماً او مظلوماً"(۱۷۵)اپنے

بھائی کوظلم سے روکو یعنی مظلوم کوظلم سے بچاؤ اور ظالم کوظلم نہ کرنے دو ورنہ معاشرے میں ظلم وجور پھیل جائے گا لوگوں کو فتنے سے بچنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا ایک وقت آئے گا جب سونے والا جاگنے والے سے، کھڑا ہونے والا کوشش کرنے والے سے بہتر ہوگا لہذا جو پناہ کی جگہ پائے محفوظ ہو جائے (۱۷۶) اس حدیث میں فتنوں، فساد کا حصہ بننے سے روکا گیا ہے یہ وہ زمانہ ہوگا ''لا یدری القاتل فی ای شیئٍ قتل ولا یدری المقتول علی ای شیئٍ قتل'' (۱۷۷) قاتل نہیں جانتا ہوگا کہ میں نے کیوں قتل کیا اور مقتول نہیں جانتا ہوگا میں کیوں قتل کیا گیا ایسے زمانہ میں العبادة فی الهرج کهجرة الی (۱۷۸) عبادت کا ثواب میرے طرف ہجرت کے برابر ہوگا معاشرہ میں اچھے برے ہر طرح کے لوگ ہوتے ہیں اگر پڑوسی برائی کرے تو اس کے احتساب کا طریقہ بھی بتا دیا کہ اپنے گھر کا سامان روڈ پر رکھ کر بیٹھ جاؤ اس صحابی نے اس طرح کیا اور جو گزرتے ہوئے پوچھتا وہ بتا دیتا آخر لوگوں نے اسے لعنت ملامت کی تو تنگ کرنے والے پڑوسی نے خود آکر معافی تلافی کی اس کا سامان گھر میں اٹھا کر رکھ دیا اور آئندہ زیادتی نہ کرنے کا وعدہ کیا۔ (۱۷۹) یہ تھا آپ کا معاشرتی احتساب کا تصور آپ ﷺ کے سامنے حضرت حسانؓ نے اعشیٰ کا قصیدہ سنایا جس میں علقمہ کی ھجو تھی آپ ﷺ نے فرمایا آئندہ اس قسم کا شعر مجھے نہ سنانا (۱۸۰) اس طرح آپ ﷺ نے برائی سننے سنانے پر احتساب کرتے ہوئے اصلاح فرمائی۔ معاشرے میں مل جل کر نہ رہنے والوں کا احتساب کرتے ہوئے فرمایا ''لا یدخل الجنة قتات (۱۸۱) رشتہ توڑنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا فرمایا افواہیں پھیلانے اور جھوٹ گھڑانے والے کو قیامت میں عذاب ہوگا (۱۸۲) ایسے لوگوں کا احتساب کر کے معاشرے میں فساد کا دروازہ بند کر دیا معاشرتی مسائل میں احتساب کا طریقہ ہر شخص کو سکھاتے ہوئے فرمایا اگر تم کسی ایسے شخص کو دیکھو جو مال و دولت حسن و صورت میں تم سے بہتر ہو (اور تمہیں حسد ہونے لگے) تو تمہیں چاہیئے ان بندوں پر نگاہ کرو جو اس حیثیت میں تم سے کمتر ہو (۱۸۳) تو حسد کی جگہ تشکر پیدا ہوگا معاشرہ کے وہ افراد جو دینی امور کی ادائیگی میں غلو سے کام لیتے ہیں۔ جیسے حکم ہے کہ ہر طہر میں ایک طلاق دو مگر وہ ایک ساتھ تین دے دیتے ہیں محمود بن لبیدؓ سے روایت ہے ایسا کرنے پر آپؐ نے سخت احتساب کرتے ہوئے فرمایا میں ابھی تمہارے درمیان زندہ ہوں اور کتاب اللہ کے ساتھ مذاق کیا جا رہا ہے۔ (۱۸۴) یعنی طلاق بے شک واقع ہو جاتی ہے لیکن غلط طریقہ اختیار کرنے پر آپ ﷺ نے احتساب فرمایا۔ ابن ماجہ کی روایت ہے فرمایا اسلام کا تصور احتساب یہ ہے ''لا ضرر ولا ضرار'' نہ نقصان پہنچاؤ نہ اٹھاؤ (۱۸۵) جو لوگوں پر سختی کرے گا ''ومن شاق شق الله'' (۱۸۶) اللہ اس پر سختی کرے گا۔ اس احتساب کے ذریعے معاشرہ سے ظلم و زیادتی کو دور کیا ہے۔

آپ ﷺ کا معاشی امور میں احتساب کرنا:

معاش ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے ایک طرف آپ ﷺ نے محنت کرنے پر اکسایا ایک انصاری نے سوال کیا تو آپ ﷺ نے

اسی کا سامان بیچ کر اپنے ہاتھ سے کلہاڑی بنا کر کہا جاؤ لکڑیاں کاٹ کر بیچو پندرہ دن تک تمہیں یہاں نہ دیکھوں پھر جب وہ کما کر لائے تو فرمایا بھیک مانگنے والے کے چہرہ پر قیامت میں داغ ہوگا (۱۸۷) اس طرح خوبصورتی کے ساتھ بھیک مانگنے والے کا حتساب کر کے صحیح راستہ پر چلنے میں مدد بھی کی دوسری طرف لوگوں کو کفالت پر اکسایا نہ کرنے پر احتساب فرمایا صحیح مسلم کی طویل روایت ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کہے گا میں بیمار تھا تو نے میری عیادت نہیں کی میں بھوکا تھا تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا میں پیاسا تھا تو نے پانی نہیں پلایا بندہ یہ عرض کرے گا میں یہ کیسے کرتا تو ان چیزوں سے بے نیاز ہے تو اللہ فرمائے گا فلاں بندہ کو اس کی ضرورت تھی اگر اس کے ساتھ نیکی کرتا تو گویا میرے ساتھ کرتا (۱۸۸)

گویا معاشی عدم تعاون پر احتساب کرتے ہوئے انہیں قرض دینے کی ترغیب دی اسی طرح ضرورت مندوں کو قرض نہ دینے والوں کا احتساب کرتے ہوئے انہیں قرض دینے کی ترغیب دی، فرمایا جتنا مال قرض میں دیا جاتا ہے اس کے برابر صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے (۱۸۹) پھر قرض وصول کرنے میں سختی کرنے والوں کا احتساب کیا اور انہیں تلقین کی کہ مہلت دو۔

"من یسر علی معسر یسر اللہ علیہ" (۱۹۰ جو لوگوں پر آسانی کرے گا اللہ اس پر آسانی کرے گا مقروض کا احتساب کرتے ہوئے فرمایا "یحل عرضہ و عقوبتہ" (۱۹۱) اسے قید کرنا اور تنگ کرنا جائز ہے اس سے بھی بڑا احتساب یہ فرمایا کہ آپ کے سامنے جنازہ لایا جاتا تو پوچھتے کیا اس پر کسی کا قرض ہے اگر قرض ہوتا تو صحابہ سے فرماتے تم اس کا جنازہ پڑھ لو خود نہیں پڑھتے اس قسم کے واقعات صحاح ستہ سمیت دیگر کتب احادیث میں کثرت کے ساتھ موجود ہیں۔ (۱۹۲) اس احتساب کے ذریعہ جہاں مالدار کے مال کو تحفظ دیا ہے غریب کو سود پر رقم دینے کو حرام کر کے تحفظ دیا ہے۔ اور سود لینے والوں کا سختی سے محاسبہ کرتے ہوئے اللہ و رسول سے جنگ کرنے والے کے برابر مجرم ٹھہرایا ہے بلکہ عملاً ماں سے زنا کرنے کے برابر مجرم ٹھہرایا آپ ﷺ کاروباری دھوکہ پر سخت احتساب کرتے گیلا آناج بیچنے والے کا احتساب کرتے ہوئے فرمایا "من غش فلیس منا (۱۹۳) دھوکہ دہی کرنے والا ہم میں سے نہیں ہے فرمایا وزن کرو تو جھکتا ہوا تولو (۱۹۴) جہاں سے خریدو وہاں سے دوسری جگہ لیجا کر بیچو (۱۹۵) قرآن کا حکم ہے لین دین کرو تو لکھ لیا کرو (۱۹۶) جو لوگ مال ہونے کے باوجود قرض ادا نہیں کرتے ان کے بارے میں واضح طور پر آپ ﷺ نے فرمایا "مطل الغنی ظلم" مال دار کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور ظلم اسلام میں ممنوع ہے۔

اخروی احتساب کا تصور:۔

احتساب کو موثر و دیرپا بنانے کے لئے اخروی احتساب کو لوگوں کے ذہنوں میں جاگزیں کیا ہے اگر دنیا میں احتساب سے بچ گئے تو یاد رکھو کہ کراماً کاتبین کے پاس سب کچھ محفوظ ہے قیامت کے دن ایک ایک بات کا حساب لیا جائے گا اور فرمایا "حاسبوا قبل ان تحاسبوا (۱۹۹) یوم حساب سے پہلے از خود اپنا محاسبہ کر کے بچ جاو۔

مطالعہ کا تقابلی خلاصہ:۔

اسلام نے مسلمانوں کی اجتماعی زندگی کی نشوونما کے لئے جو احتساب کا تصور دیا ہے وہ پیدائش سے موت کے بعد تک پر حاوی ہے لہذا دنیا کا کوئی احتسابی قانون اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا ہے۔ دیگر نظاموں کے مقابلہ میں یہاں احتساب کرنے والوں کے لئے ڈبل سزائیں رکھی گئیں ہیں، (۲۰۰) اور احتسابی نقطہ نظر سے تمام انسانوں کو برابر قرار دیا ہے جب کہ دنیا کے تمام قدیم احتسابی قوانین میں طاقت ور اور کمزور کی تقسیم موجود تھی (جیسا کہ آپ آغاز میں مطالعہ کر چکے ہیں) یہی وہ خوبی ہے جس کا اعتراف کرتے ہوئے ایڈورڈ گبن (Edward Gibben) لکھتا ، لامی شریعت ایسے دانشمندانہ اصول پر اور اس قسم کے قانونی انداز پر مرتب ہوئی ہے کہ سارے جہاں میں اس کی نظیر نہیں ملتی (۲۰۱) پروفیسر سانتی لانا کہتا ہے عربی قانون کے اہم اجزاء نے مغربی (قانونی) تصورات کے ارتقاء میں حصہ لیا ہے جس سے اس کی فضیلت ظاہر ہے (۲۰۲) جان سموئل یہ اعتراف ان الفاظ میں بیان کرتا ہے کہ اسلام قانون فطرت ہے (۲۰۳) موسیو لیون کہتا ہے اسلام جامع کمالات کا دستور ہے جس کو انسانی فطری طبعی ،اقتصادی اور اخلاقی قانون کہنا بجا ہیں (۲۰۴) یہ موضوع بہت طویل ہے جلد انشاء اللہ اس پر تفصیلاً لکھوں گا۔

دعاء:۔ آپ ؑ ہر کام دعا سے شروع کرتے تھے اور بحیثیت محتسب دعا فرمایا کرتے تھے "اللھم حاسبنی حساباً یسیرا" اے اللہ میرا حساب کتاب آسان کردے۔ عبد الرحمٰن الدمشقی نے لکھا ہے محتسبین کو چاہئے کہ وہ فرائض ادا کرتے ہوئے وہ دعائیں کریں جو آپ ﷺ کیا کرتے تھے (۲۰۶) تا کہ فرائض کی بجا آوری میں جو کوتاہی یا مشکل ہو اللہ تعالیٰ اسے دور فرمادے۔ دعا ہے: "ربنا تقبل منا انک انت سمیع العلیم" (آمین)

حواشی وحوالہ جات

(۱) اس قول کے بارے میں اختلاف ہے کہ یہ حدیث ہے یا حضرت علیؓ کا اثر ہے۔

(۲) جامع الترمذی (مترجم حامد الرحمٰن صدیقی کاندھلوی کراچی) مقابل مولوی مسافر خانہ ۱۹۶۷ء کتاب القیامۃ ۲۵/

(۳) مسند احمد للامام ابن حنبل (ویلیہ المسند لابن حجر تحقیق عبداللہ محمد الدرویش بیروت دار الفکر ۱۹۹۱ء ج ۲ حدیث نمبر ۳۰۵، ۳۲۷

(۴) ترمذی ،ابو عیسیٰ محمد ،جامع الترمذی، کتاب القیامۃ ۱۔

(۵) بخاری ،ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل،صحیح البخاری (مترجم محمد عادل خان،محمد فاضل قریشی لاہور ،مکتبہ تعمیر انسانیت اردو بازار ۱۹۷۹ کتاب الشھادات ۵/)

(۶) صحیح المسلم (دھلی مطبع علیمی ۱۳۴۸ھ کتاب الزھد ۲۵/ اور صحیح البخاری کتاب الادب/۹۵، ۵۴ سنن دارمی کتاب الحدود ۲۳۵ مسند احمد بن حنبل ج/۵ حدیث نمبر ۴۱، ۵۴، ۶۴.

(۷) تر مذی ،ابوعیسیٰ محمد،جامع التر مذی کتاب الدعوات/۸۲۔

(۸) قرآن میں متعدد جگہ ذکر ہے سورۃ ابراہیم/۴۱،سورہ ص/۱۶،۳۹،۵۳،۶۲۔

(۹) تر مذی ،ابو عیسیٰ محمد جامع التر مذی کتاب القیامۃ

(۱۰) بخاری ابو عبد اللہ،محمد بن اسماعیل ،صحیح البخاری ج/۳ ص ۷۵۶۔

(۱۱) بخاری ابوعبد اللہ،محمد بن اسماعیل صحیح ا لبخاری کتاب مناقب الانصار/۴۵

(۱۲) ابن حنبل،امام احمد،مسند احمد ج/۳حدیث نمبر ۳۰۔

(۱۳)مسلم ، ابن الحجا ج صحیح المسلم باب حجۃ النبی ج ا /ص ۳۹۷۔

(۱۴) ابن حنبل امام احمد مسند احمد ج /۲ص /۴۸۔

(۱۵)ماہنامہ نقوش رسول نمبر شمارہ ۱۳۰لاہور،ادارہ فروغ اردو جنوری ۱۹۸۴ج/۷ص/۸۶۔

(۱۶) صحیح المسلم کتاب الجنۃ ۷۹اور صحیح البخاری کتاب العلم ۳۵.سنن ابو داود کتاب الجنائز

(۱۷) مسلم ابن الحجاج صحیح المسلم کتاب الاداب باب تفسیر البر و الاثم،۲۷۷،۱۸۰۴۔

(۱۸) فیروز الدین مولوی فیروز اللغات اردو ،لاہور فیروز سنٹر ۱۹۶۴،ص ۱۰۳۔

(19) Qalazi Dr,M Rawwas, Mozam Lughtal Fuquha(Karachi Idaratul Quran 1404 P.179.

(۲۰) ابن منظور جمال الدین محمدبن مکرم الانصاری لسان العرب (مصر الدار المصریۃ للتالیف....والترجمہ) ج ا /ص ۳۰۵ اور ابی نصر اسماعیل بن حماد الجوہری الفارابی ،تاج اللغۃ المسمیٰ الصحاح (حواشی عبد اللہ المقدسی ،بیروت ،داراحیاء التراث العربی ۱۹۹۹ ج ا ص ۱۹ ،محمد مرتضیٰ الحسینی الواسطی الزبیدی تاج العروس من جواہر القاموس (المطبعۃ الخبریۃ ۱۳۰۲ھ ج ا ص ۳۱۲اورحدیث کے لئے ملاحظہ کریں محی الدین ابی زکریا شرف النووی کی ریاض الصالحین المطبعۃ المصریۃ س ۴۱۴۔

(۲۱) الجوہری،ابی نصر اسماعیل بن حماد الفارابی تاج اللغۃ المسمیٰ الصحاح ج ا ص ۹۸.۹۹۔

(۲۲) الفیروز آبادی مجد الدین یعقوب القاموسی المحیط ج ا ص ۵۵ اور تاج العروس ج ا ص ۳۱۳۔

(۲۳) حسن المصطفوی التحقیق فی کلمات القر آن الکریم (تہران وزارۃ الثقافۃ و الارشاد الاسلامی ۱۴۱۶،ج ۲ ص ۲۱۰،۲۱۱ ۔

(۲۴) الكهف ۱۰۲ ،العنكبوت ۴،۲ الجاثية ۲۱ محمد ،۲۹ الكهف ،۹ البقرة ۲۱۴ ،آل عمران ۱۴۲/

(۲۵) دیکھئے آل عمران ۲۷،۳۷، یونس ۵۔

(۲۶) دیکھئے الانفال ۲۶،۲۴، آل عمران ۱۷۳، المائدہ ۱۰۴، التوبۃ ۵۹، الطلاق ۳۔

(۲۷) دیکھئے البقرۃ ۲۰۶ الرعد ۲۱،۱۸۔

(۲۸) دیکھئے الانعام ۵۲۔

(۲۹) دیکھئے النور ۳۹، الانعام ۵۲۔

(۳۰) دیکھئے سورہ الرحمٰن ۵، الانعام ۹۲، الکھف ۴۰۔

(۳۱) نعمانی، مولانا محمد عبدالرشید، لغات القرآن (دھلی جید برقی پریس ۱۹۴۵ ج ۲ صفحہ ۲۷۹۔

(۳۲) عبد العزيز بن محمد بن مرشد نظام الحسبة في الاسلام دراسة مقارنة (رسالة ماجستير سعودى عرب، جامعة الامام محمد بن سعود الاسلامية ۱۳۹۳ء ص ۱۲، تا ۱۶.

(۳۳) ساجد الرحمٰن صدیقی کاندھلوی اسلام میں پولیس اور احتساب کا نظام۔ (لاہور مرکز تحقیق دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری نسبت روڈ ۱۹۸۸ء ص ۱۰۸ تا ۱۱۰۔

(۳۴) غازی پروفیسر ڈاکٹر محمود احمد ادب القاضی اسلام آباد ادارہ تحقیات اسلامی۔۔۔ ۱۹۸۳ ص ۷۵۷ تا ۷۲۹۔

(۳۵) ابن خلدون عبدالرحمٰن مقدمہ ابن خلدون بیروت دار المصحف ۱۹۷۸ ج ۱ ص ۲۲۵۔

(۳۶) موصوف شام کی کلیۃ الشریعۃ کے سابق سربراہ اور وزیر تعلیم رہے بعد میں جامعۃ ام القریٰ مکۃ المکرمۃ کے پروفیسر مقرر ہوئے ۱۴۰۳ء میں انتقال کر گئے۔ دیکھئے محمود احمد غازی کی اداب القاضی ص ۷۵۹۔

(۳۷) المبارک ،محمد الدولة و نظام الحسبه عند بن تيمية بيروت دار الفكر ،(۱۳۸۷ھ) ص ۷۳۔

(۳۸) ماوروی علی بن حبیب الشافعی الاحكام السلطانية (مطبوعة قاهرة ۱۹۷۳ء ص ۲۴۰).

(۳۹) ابی یعلی محمد بن الحسين الفراء الحنبلی الاحكام السلطانية مصر المطبعۃ الحلبی ۱۳۵۷ھ ص ۲۸۴

(۴۰) الغزالی ابی حامد بن محمد احياء علوم الدين مطبوعه بيروت ج ۲ /صفحه ۳۱۲.

(41)Bin Ruzbihan,Fadl-ullah Isfahan :Suluk-ul-mulak,Translated by M,Aslam (Islamabad University of Islamabad press 1974)P,181.

(42) The Encyclopedia Of Islam Ed,By B.Lewis and V.L Menage (London leiden,E.J Brall 1971,Vol:iii P.485.

(43) The Oxford Encyclopedia of the Modern Islamic University Prees:1995,Vol,4.P170.

(۴۴) زیدان ،عبد الکریم نظام القضاء فی الشریعة الاسلامیه(بغداد مطبعة المعانی ۱۹۸۴ء ص ۳۱۹۔

(۴۵) ایضاً۔

(۴۶) اردو دائرہ معارف الاسلامیہ (لاہور دانش گاہ پنجاب ۱۹۷۳ء ج ۸ ص ۱۹۰/۔

(47) Mazhar Siddique M.Yaseen Orgnisation of Gvt Under the prophit (Delhi Adara ,Adabiayat 1987.

(48) NOAH ,Webster,New Twentheth Century Dictionary of the English (USA simon and Schuster.Vol,2,P 1247.

(49) Encyclopedia Every mens (London J,M Dent and sons LTD 1978,Vol ,9 ,P 152

(۵۰) زید ان دکتور عبد الکریم ،نظام القضاء فی الشرعیة الاسلامیة ص ۳۱۷ .

(۵۱) ایضاً ص ۳۱۳

(۵۲) ناز، ڈاکٹر ایم ،ایس اسلامی ریاست میں محتسب کا کردار (اسلام آباد ادارہ تحقیقات اسلامی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی ۱۹۹۹ء ص ۷۲۔۷۳

(۵۳) سورہ البقرۃ ۱۵۸

(۵۴) سورۃ البقرۃ ۱۸۴۔

(۵۵) زیدان دکتور عبدالکریم نظام القضاء فی الشریعۃ الاسلامیۃ ص ۳۱۹، ۳۲۱۔

(۵۶) ماوردی، علی بن حبیب الشافعی الاحکام السلطانیہ ص ۶۲۸۔

(۵۷) ابی یعلی محمد بن الحسینی الفراء الحنبلی الاحکام السلطانیہ ص ۲۳۱ .

(۵۸) زیدان دکتور عبدالکریم ....نظام القضاء فی الشریعة الاسلامیة ص ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳

(۵۹) عبد العزیز ،محمد بن مر شد نظام الحسبة فی الاسلام ص ، ۵۳. ۵۴

(۶۰) اردو دائرہ معارف اسلامیہ ج ۸ ص ۱۹۱، تا ۱۹۳۔

Vol,4 P.170.(۶۱)

(۶۲) Vol,3,P 490. مزید دیکھیں ساجد الرحمٰن کی اسلام میں پولیس اور احتساب کا نظام ص ۱۴۱۔

(۶۳) غازی پروفیسر ڈاکٹر محمود احمد ادب القاضی ص، ۶۵ ۷ تا ۶۸ ۷۔

(۶۴) ماوردی علی بن حبیب الشافعی اور قاضی ابی یعلی کی الاحکام السلطانیة ۔ ص ۲۳۲ م اور ص ۲۷۰

(۶۵) سہ ماہی منہاج اسلامی نظام عدل نمبر حصہ دوم (جنوری ۱۹۸۴ لاہور مرکز تحقیق دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری ج ۲ ص ۶۱۔

(۶۶) اردو دائرہ معارف اسلامیہ ج ۸ ص ۱۹۱ اور عبدالعزیز کی نظام الحسبۃ ص ۵۲ تا ۱۵۸ احکام السلطانیۃ ماوردی ص ۲۴۲، ۲۴۳ اور ابی یعلی ص ۲۷۰ اور فضل اللہ رزبہانی کی سلوک الملوک ص ۲۱۲ ساجد الرحمٰن کی اسلامی پولیس اور احتساب کا نظام ص ۱۴۲ اس موضوع پر بہت عمدہ مکمل تحقیق علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی میں ڈاکٹر محمد اسحٰق قریشی کی نگرانی میں محفوظ احمد صاحب نے ۱۹۹۰ء میں برائے ایم اے بعنوان اسلام کا دیوان المظالم اور ادارہ احتساب پاکستان لکھا ہے۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر ایم ایس ناز کی اسلامی ریاست میں محتسب کا کردار ص ۱۲۷، تا ۱۳۸ ملاحظہ کریں۔

(۶۷) مسلم ابن الحجاج صحیح مسلم کتا ب المساقات ۳۰ اور جامع تر مذی کتاب البیوع ۶۵۔

(۶۸) ابن حنبل امام احمد مسند احمد ج ۱/ص ۳۸۳ اور سنن ابن ماجه ، کتاب الزهد، ۳۴۔

(۶۹) عہد فراعنہ میں تصور آخرت کے تحت ان کا نظریہ تھا کہ ہر وہ شخص جس کا جسم محفوظ رہے گا وہ دوبارہ زندہ ہوگا لہذا وہ لاش کو ممی کر کے چھوٹا سا کمرہ بنا کر اس میں رکھ دیا کرتے تھے یقیناً کچھ لوگ ایسی لاوارث ہو جانے والی ممیوں کے ساتھ رکھی جانے والی اشیاء غائب کر لیتے ہوں گے لہذا محتسب کو اس کی چیکنگ کی ذمہ داری بھی سونپی گئی ہوگی۔

(۷۰) تاريخ الحضارات العام ،اشراف موريس كرزية (بيروت مطبوعة عويدات ۱۹۹۸ ج ۱ ص ۸۰ ،۸۱۔

(۷۱) چانکیہ ، کوتلیہ ارتھ شاستر مترجم سلیم اختر لاہور ۱۹۹۹ چانکیہ ۳۰۰ تا ۳۱۱ قبل مسیح میں ٹیکسلا پاکستان میں پیدا ہوا اسی زمانہ میں اسے نظام حکومت چلانے کے لئے جو قوانین وضع کئے انہیں ارتھ شاستہ کا نام دیا گیا۔ ۱۹۰۴ میں اس کا سنسکرت متن ملا ۱۹۹۹ میں اس کا ترجمہ اردو میں شائع کیا گیا ہے۔

(۷۲) چانکیہ کوتلیہ ارتھ شاستر ص ۱۲۲۔

(۷۳) ایضاً ص ۱۲۹، تا ۱۳۱۔

(۷۴) ایضاً ص ۸۷۔

(۷۵) گستاؤلی بان ڈاکٹر تمدن ہند مترجم سید علی بلگرامی (کراچی بک لینڈ ۱۹۲۶ء ص۲۱۰ بحوالہ منوشاستر ۲۸۱/۸ اور مولانا محمد ظفیر الدین کی اسلام کا نظام امن (کراچی ایچ ایم سعید ۱۹۹۱ء، ص۳۴)

(۷۶) دیکھئے ایضاً ص ۲۱۰، ۲۲۰، ۲۲۷ وغیرہ

(۷۷) دیکھئے ص ۷۸، ۱۲۲، ۱۲۹، ۱۳۱ اور دیگر مقالات پر یہ تفصیلات موجود ہیں

(۷۸) منوشاستر باب اول ۴۱، باب ۹/۲۴۱ باب ۹/۳۷۹، ۱۲/۱۳۲ وغیرہ

(۷۹) ثانی ڈاکٹر صلاح الدین بابری مسجد کی شہادت ۱۸۵۵ء سے ۱۹۹۳ء تک لاہور جنگ پبلشرز ۱۹۹۳ء دیکھئے ص ۴۵ تا ۵۰

(۸۰) عبدالمعید ڈاکٹر عہد نبوی کا اسلامی معاشرہ ماہنامہ دارالعلوم دیوبند اپریل ۱۹۹۷ء

(18) Williams Henry Smith The Historians History of The World (London TheTimes 1907)Vol,6.P,286.

(۸۲) فرید وجدی المدنیۃ والاسلام ص/۵۱

(۸۳) عبدالمعید ڈاکٹر عہد نبوی کا اسلامی معاشرہ ماہنامہ دارالعلوم دیوبند اپریل ۱۹۹۷ء

(۸۴) دیکھئے پیر کرم شاہ الازہری کی ضیاء النبی (لاہور ضیاء القرآن پبلشرز (۱۳۱۴ء) ج ۱ صفحہ ۱۱۴ ماخوذ ہے ارسطو کی کتاب السیاسۃ سے جس کا عربی ترجمہ احمد لطیفی نے کیا ہے، اور مصر سے شائع ہوئی ہے دیکھئے ص ۲۳۴۔

(85) Malik Dil Muhammad Ombudsman Development in Pakistan (Lahore PakistanLaw Journal Supreme Court Punjab bar Council 1982 Vol,10,Page 96.

(۸۶) ناز ڈاکٹر ایم ایس اسلامی ریاست میں محتسب کا کردار ص ۳۵۲)

(۸۷) جواد علی ڈاکٹر المفصل فی تاریخ العرب قبل الاسلام (مطبوعہ بیرومیہ ۱۹۷۰) ج ۴/۳۵۲۔

(۸۸) آلوسی محمود شکری بلوغ الارب فی احوال العرب مترجم ڈاکٹر پیر محمد حسن لاہور مرکزی اردو بورڈ ۱۹۶۷ء ج ۳/ص ۴۸، ۴۸۷

(۹۰) علی متقی الہندی کنز العمال حیدرآباد، دکن، انڈیا، دائرہ معارف عثمانیہ ۱۹۵۴ء) ج ۱۵/ص ۱۶۶۔

(۹۱) بخاری ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل صحیح بخاری کتاب الحدود باب کراھیۃ الشفاعۃ ۱۲/۸)

(۹۲) ناز ڈاکٹر ایم ایس اسلامی ریاست میں محتسب کا کردار ص ۳۵۳۔

(۹۳) محفوظ احمد اسلام کا دیوان المظالم اور احتساب کا کردار ص ۳۶۰۔

(۹۴) ناز ڈاکٹر ایم ایس اسلامی ریاست میں محتسب کا کردار ص ۳۶۰۔

(۹۵) اردو دائرہ معارف اسلامیہ ج ۸، ص/۱۹۰۔

(۹۶) عبدالعزیز بن محمد سرشد نظام الحسبة فی الاسلام ص/۲۳۔

(۹۷) ابن هشام السیرت النبویة (قاہرہ مطبع امیریة ۱۹۱۸ء مزید دیکھیں ڈاکٹر محمد حمید اللہ دنیا کا پہلا تحریری دستور حیدر آباد دکن ۱۹۴۳ء ص/۲۱۔

(۹۸) تفصیل کے لئے دیکھئے عبدالعزیز کی نظام الحسبة فی الاسلام ص ۲۳، ۲۵۔

(۹۹) ساجد الرحمٰن صدیقی کاندھلوی اسلام میں پولیس اور احتساب کا نظام ص ۱۵۹۔

(۱۰۰) حاجی خلیفہ کشف الظنون (طہران، المطبعة الاسلامیة ۱۳۸۷)۔ اور مطبوعہ استنبول کے مطابق ج ۱، ص/۲۲۵۔

(۱۰۱) الضبی احمد بن یحییٰ بن احمد بن عمیرہ، بغیة الملمتس فی رجال اهل الاندلس (مطبع روخس مجریط ۱۸۸۴ھ) پر سوانح کے لئے دیکھئے نمبر ۱۴۸۴،

(۱۰۲) حتاملة الدکتور عبدالکریم عبدہ (لبینة الاداریة للدولة العباسیة فی القرن الثالث الهجری (عمان، جمیعة عمال المطالع التعاونیة ۱۹۸۵، ص ۱۲۴ پر تفصیل دیکھئے۔ کتاب کی تفصیلی تعارف کے لئے ملاحظہ کریں منہاج میں محمد اکرم چغتائی کا مقالہ ص ۱۹۹ اکتوبر ۱۹۸۳

(۱۰۳) ایضاً اور اردو دائرہ معارف الاسلامیہ ج ۸/ص ۱۸۸ اور ایضاً منہاج مذکورہ بالا ۲۰۰۔

(۱۰۴) عبدالحق محدث دہلوی اخبار الاخیار (دھلی مطبع مجتبائی ۱۹۱۴ء ص ۱۰۹ پر سوانح دیکھیں۔ اور تذکرہ علماء ہند ایوب قادری (مطبوعہ پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی ۱۹۲۱ء ص/۲۵۵ پر مصنف اور کتاب کا تفصیلی تذکرہ ہے اور شیخ اکرام کی آب کوثر (فیروز سنز ۱۹۵۸ء ص/۱۹۴ ۱۹۵ اور عبدالحی لکھنوی کی نزھة الخواطر (دائرہ معارف عثمانیہ حیدر آباد دکن ۱۳۵۰ھ ج ۱۱ ص، ۲۶۴ اردو دائرہ معارف الاسلامیہ ج ۸، ص/۱۸۸ کشف الظنون ج اص/۱۲۱ پر ملاحظہ کریں۔ البنیة الاداریة کے مصنف عبدالکریم کو مغالطہ ہوا ہے انہوں نے اس ایک کتاب کو دو شمار کیا ہے، ایک قاضی ضیاء الدین برنی کے نام سے دوسرے عمر بن السنامی کے نام سے دیکھئے ص ۱۲۴۔ قاضی ضیاء الدین خود بھی محتسب تھے۔

(۱۰۵) اس کا ایک مخطوطہ جامعة المرکزیة بغداد میں ۱۸۹ نمبر پر موجود ہے دوسرا نسخہ مکتبة الاوقاف المرکزیة بغداد میں ۵۷۸۹ نمبر پر موجود ہے البنیة الاداریة ص ۱۸۱ ایک مخطوطہ پنجاب یونیورسٹی کی لائبریری میں ہے دیکھئے منہاج اکتوبر ۱۹۸۳ء) اکرام) ص ۲۰۶۔

(۱۰۶) حتاملة الدکتور عبدالکریم عبدہ البنیة الاداریة المدولة العباسیة ص/۱۲۵ اور منہاج اکتوبر ۱۹۸۳ء اکرام ص ۲۰۶۔

(۱۰۷) ایضاً

(۱۰۸) ایضاً اور مزید تعارف منہاج اکتوبر ۱۹۸۳ء (اکرام) ص ۲۰۴

(۱۰۹) ایضاً اور مزید تعارف منہاج اکتوبر ۱۹۸۳ء (اکرام) ص ۲۰۴

(۱۱۰) ایضاً اور مزید تعارف منہاج اکتوبر ۱۹۸۳ء (اکرام ص ۲۰۵)

(۱۱۱) چغتائی محمد اکرم سہ ماہی منہاج لاہور (اسلامی نظام عدل نمبر مرکز تحقیق دیال سنگھ لاہور اکتوبر (ص ۲۰۴)

(۱۱۲) ایضاً ص ۲۰۵۔

(۱۱۳) الماوردی ابی الحسن علی بن حبیب الشافعی ادب القاضی محقق محی ہلال السرحان بغداد، عراق، مطبعۃ الارشاد (۱۹۷۱) ج ۱ ص ۶۱/ پر کتاب کے کوائف ملاحظہ کریں،

(۱۱۴) ناز ڈاکٹر ایم ایس اسلامی ریاست میں محتسب کا کردار پر ص ۳۲/۳۶، تک کتب کا مطالعہ و تعارف ملاحظہ فرمائیں اور اردو دائرہ معارف ج ۸/ ص ۱۸۸،۔

(۱۱۵) عبد الجبار، عبد الرحمٰن کشاف الدوریات العربیۃ ۱۸۷۶ء تا ۱۹۸۴ء (بغداد، عراق مرکز التوثیق الاعلامی لدول الخلیج العربی) ج ۱ ص ۲۰۹/۔

(۱۱۶) دیکھئے ماہنامہ آگہی کراچی ج ۸/ اپریل ۱۹۹۸ ص ۷۰۔

(۱۱۷) غازی پروفیسر ڈاکٹر محمود احمد اداب القاضی ص ۶۴۷۔

(۱۱۸) الخطیب البغدادی ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد تاریخ بغداد تصحیح محمد حامد (قاہرہ مطبعۃ السعادۃ ۱۹۳۱ء ج ۱ ص ۷۹، البتہ اس میں اختلاف ہے کہ عاصم بغداد کے قاضی تھے یا مدائن کے تھے۔ مزید دیکھیں البنیۃ الاداریۃ ص ۱۲۳ تاریخ طبری ج ۷ ص ۲۵۳۔

(۱۱۹) حتاملۃ الدکتور عبد الکریم عبدہ (البنیۃ الاداریۃ ص ۷۸ ا ۔

(۱۲۰) اردو دائرہ معارف اسلامیہ ج ۸ ص ۱۹۴۔

(121) Bin Ruzbihani Fadl-ullah Suluk -ul-Mulk P,186.197

(۱۲۲) سورۃ التحریم ۶۔

(۱۲۳) سورہ بنی اسرائیل ۱۳/۱۴،۔

(۱۲۴) سورۃ الاسراء۔ (۱۴)

(۱۲۵) سورۃ آل عمران ۱۰۴/

(۱۲۶)سورۃ الحج۱۰۴۔

(۱۲۷)سورہ ق/۲۷

(۱۲۸)سورۃ آل عمران۱۱۳،۱۱۴)

(۱۲۹)سورۃ المائدہ۷۸،۷۹۔

(۱۳۰)سورۃ التوبۃ۶۳۔

(۱۳۱)عبدالرحمٰن بن ابی بکرالدمشقی الکنز الاکبر فی الامر بالمعروف ونہی عن المنکر ج۱ص/۳۵ تا۴۲۔

(۱۳۲) النووی صحیح مسلم بشرح النووی (مصر المطبعۃ المصریۃ ج۲صفحہ۲۲۔

(۱۳۳)بخاری ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل صحیح البخاری ج۳ص،۵۶۷۔

(۱۳۴) الترمذی ابو عیسیٰ محمد جامع ترمذی کتاب القیامۃ۲۵

(۱۳۵)بخاری ابوعبداللہ بن اسماعیل صحیح البخاری کتاب الاحکام۴۱۔

(۱۳۶)ایضاً کتاب الزکوٰۃ۲۷۔

(۱۳۷)مکتبہ نزار مصطفیٰ مکۃ المکرمۃ سے دوجلدوں میں۱۹۹۷ء میں شائع ہوئی ہے انتہائی عمدہ ومفصل کتاب ہے۔

(۱۳۸)یہ ایک جلد میں مکتبہ نزار مصطفیٰ مکہ سے۱۹۹۷میں شائع ہوئی ہے۔

(۱۳۹)یہ ادارہ الوثاق بمعہد الادارۃ العامۃ ریاض سے شائع ہوئی ہے۔

(۱۴۰)صبار کیوری صفی الرحمن الرحیق المختوم (مکتبہ السلفیۃ لاہور۱۹۹۱ء ص۷۶۳تا۷۶۷ مطالعہ فرمائیں۔

(۱۴۱)اخلاق حسین، مولانا قاسمی اخلاق رسول (مکتبہ رشیدیہ کراچی۱۹۸۳حصہ اول ص۱۰۲،۱۰۳پر تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

(۱۴۲)ایضاً حصہ دوم ص۱۷۵،۱۷۶تفصیل ملاحظہ کریں۔

(۱۴۳)ایضاً ص،۱۷۷

(۱۴۴)ایضاً ص،۲۲۷،۲۲۸۔

(۱۴۵)ایضاً ص۲۳۱پر تفصیل ملاحظہ کریں۔

(۱۴۶) الحلبی علامہ علی بن برھان سیرت حلبیہ مترجم مولانا محمد اسلم قاسمی کراچی دارالاشاعت۱۹۹۹ء ج۳ص،۲۱۹

(۱۴۷)سورۃ الحجرات/۲

(۱۴۸) تفصیل کے لئے دیکھئے صفی الرحمٰن کی الرحیق المختوم ص۶۶۹ تا ۶۷۲

(۱۴۹) سورہ عنکبوت

(۱۵۰) سورۃ البقرۃ/۱۵۵)

(۱۵۱) سورۃ البقرۃ ۱۰۴۔

(۱۵۲) ابن هشام ،السیرت النبویة مترجم عبد الجلیل (کراچی شیخ غلام علی اینڈ سنز ۱۹۶۶ء ج ۱ص ۶۷۹، ۶۸۰ اور التاریخ الاسلامی محمد شاکر ج ۱ص ۲۰۲۔

(۱۵۳) سیارہ ڈائجسٹ رسول نمبر لاہور ج اشارہ نمبر ۵ نومبر ۱۹۷۳ء ص/۴۲۲۔

(۱۵۴) صفی الرحمٰن مبارکپوری الرحیق المختوم ص ۶۷۷۔

(۱۵۵) ابن هشام السیرت النبویة ج ۱ص/۴۱۸۔

(۱۵۶) بخاری ابوعبداللہ بن اسماعیل صحیح البخاری کتاب الطلاق ج ۱۴ص، ۷۲۹۔

(۱۵۷) قاسمی اخلاق حسین اخلاق رسول حصہ دوم ص ۱۷۹۔

(۱۵۸) ابن سعد طبقات الکبری ج ۱ ص /۱۶۱ اور الاصابة فی تمیز الصحابة ج ۱/ص ۶۹ ۷.

(۱۵۹) ماہنامہ نقوش رسول نمبر ج، ۷/ ص، ۲۱۲۔

(۱۶۰) بخاری ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل صحیح البخاری ج ۲/ ص، ۴۳۸۔

(۱۶۱) عبد الرحمن الکنز الاکبر فی الامر بالمعروف و لنهی عن المنکر ج ۲/ص، ۲۱۵.

(۱۶۲) مسلم ابن الحجاج صحیح المسلم کتاب الاماره باب من قاتل للریاء ج ۳/ص، ۹۳.

(۱۶۳) جانگڑا عبدالرزاق شان سید المرسلین وخاتم النبین (کراچی ۱۹۹۷ ص ۱۶۱۔

(۱۶۴) ایضاً ص ۱۶۱۔

(۱۶۵) مشکوٰۃ المصابیح ص/۳۲۱۔

(۱۶۶) نعمانی مولانا محمد منظور معارف الحدیث ج ۳/ص ۱۸۹۔

(۱۶۷) تفصیل کے لئے دیکھئے شان سید المرسلین ص ۱۵۸۔

(۱۶۸) نقوش سیرت نمبر ج ۳/ صفحہ ۱۱۱،

(۱۶۹) نوشہروی امام ابو یحییٰ مکالمات نبوی (لاہور مکتبہ نذیریہ ۱۹۷۸ء ص ۱۷۸۔
(۱۷۰) حلبی علامہ علی بن برہان الدین سیرت حلبیہ ج ۳/ص ۱۰۸، ۱۱۲۔
(۱۷۱) نقوش سیرت نمبر ج ۷/ص، ۱۱۱۔
(۱۷۲) سنن سنائی ج ۳/ص، ۳۳۲
(۱۷۳) مسلم ابن الحجاج صحیح المسلم کتاب السلام ج ۳ ص، ۳۲۱۔
(۱۷۴) ایضاً کتاب السلام ج ۳ ص، ۳۳۴
(۱۷۵) ایضاً کتاب الفتن واشراط الساعۃ ج ۳/ص، ۸۹۱
(۱۷۶) ایضاً کتاب اشراط الساعۃ ج ۳/ص، ۸۷۵۔
(۱۷۷) ایضا،،،،،،،،،،،،،،، ج ۳/ص ۹۳۰۔
(۱۷۹) قاسمی اخلاق حسین اخلاق رسول حصہ اول ص ۲۱، (بحوالہ تفسیر ابن کثیر)
(۱۸۰) ایضاً حصہ دوم ص ۱۲۸۔
(۱۸۱) عبدالرحمٰن بن ابی بکر الکنز الاکبر فی الامر بالمعروف ونہی عن المنکر ج ۲/ صفحہ ۲۰۲
(۱۸۲) ایضاً ج ۲ ص، ۲۰۸۔
(۱۸۳)) نقوش سیرت نمبر ج ۷/ص، ۱۳۲،
(۱۸۴)) ایضاً ص ۵۵۵ بحوالہ مشکوٰۃ ج ۲/ص ۱۰۱۔
(۱۸۵)) سنن ابن ماجه باب من بنى فى حقه ما يضره ج ۲/ص، ۲۷۰۔
(۱۸۶) ایضاً
(۱۸۷) جانگڑا عبدالرزاق شان سید المرسلین وخاتم النبیین ص ۲۰۶۔
(۱۸۸) مسلم ابن الحجاج صحیح مسلم کتاب الادب ج ۳ ص ۲۴۳۔
(۱۸۹) ابن ماجه ابو عبيد الله محمد بن يزيد سنن ابن ماجه باب القرض ج ۲/صفحه ۳۱۷.
(۱۹۰) ایضاً کتاب الصدقات باب انظار المعسر ج ۲/ص ۳۱۱
(۱۹۱) ایضاً کتاب الصدقات باب الحبس فی الدین ج ۲/ص ۳۱۵۔

(۱۹۲) تفصیل کے لئے دیکھئے مجمع الزوائد و منبع الفوائد ج ۳ ص ۳۹ باب الصلوٰۃ مصنف ابن ابی شیبہ ج ۷ صفحہ ۷۹۔

(۱۹۳) ابن ماجه ابو عبد الله محمد بن يزيد سنن ابن ماجه كتاب التجارت

(۱۹۴) ایضاً کتاب التجارت باب بیع المجازفۃ ج ۲ صفحہ نمبر ۲۱۷۔ سالم بن عبداللہ کہتے ہیں میں نے دیکھا عہد نبوی میں جو لوگ کھانا یا کھانے پینے کی چیزیں خریدتے پھر اسی جگہ بیٹھ کر خریدتے تو ان کی پٹائی کی جاتی اور کہا جاتا دوسری جگہ جا کر بیچو۔ شرح مسلم محی الدین ابی زکریا یحییٰ بن شرف النووی الشافعی (دار القلم بیروت ۱۹۸۷۔ کتاب البیوع ۲۱ باب بطلان بیع المبیع قبل القبض ج ۱۰۹ ص ۲۶۷ حدیث ۱۵۲۷، ۱۵۲۸ اور فتح الباری لابن حجر کتاب البیوع باب ما یذکر فی الطعام ج ۵ صفحہ ۸۰ حدیث ۲۱۳۱۔

(۱۹۷) بخاری ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل صحیح البخاری کتاب العلم ۳۵۔

(۱۹۸) مسلم، ابن الحجاج صحیح مسلم کتاب الجنۃ ۷۹ اور صحیح البخاری کتاب العلم ۳۵، اور سنن ابوداود کتاب الجنائز ملاحظہ کریں

(۱۹۹) ترمذی ابوعیسیٰ محمد جامع الترمذی کتاب القیامۃ مسند احمد ج ۲ حدیث ۳۰۵، ۳۲۷۔

(۲۰۰) احمد بن حنبل مسند احمد ج ۳ حدیث ۳۰ اور صحیح البخاری کتاب مناقب الانصار ۴۵۔

(۲۰۱) ثانی حافظ محمد تجلیات سیرت (کراچی فضلی سنز اردو بازار ۱۹۹۶ء) ص ۹۹۔

(۲۰۲) ایضاً ص ۱۱۵۔

(۲۰۳) ایضاً ص ۱۱۶۔

(۲۰۴) ایضاً

(۲۰۵) احمد ابن حنبل مسند احمد ج ۲ حديث نمبر ۴۷.

(۲۰۶) عبد الرحمن ابی بکر داود الصالحی الكنز الاكبر فی امر بالمعروف والنهی عن المنكر ج ۲ صفحہ ۴۹۱

البحوث الإسلامیۃ عربی کا اجراء

تشنگانِ علم و تحقیق اور عربی زبان کا ذوق رکھنے والوں کے لئے عظیم خوشخبری

المباحث کے قارئین کیلئے ایک اور گراں قدر علمی تحفہ عربی مجلّہ "البحوث الاسلامیہ" پیش خدمت ہے، جو یقیناً علمی ذوق رکھنے والوں کو اچھا خاصا مواد فراہم کرے گا۔ قارئین سے عمدہ مضامین کی فراہمی اور اشتہارات کی اشاعت میں تعاون درکار ہے۔

سالانہ چندہ پاکستان: 200 روپے ، فی شمارہ 100 روپے ،

سالانہ چندہ عرب ممالک: 10 ڈالر ، سالانہ چندہ یورپ، امریکہ 20 ڈالر

برائے رابطہ: دفتر جامعۃ المرکز الاسلامی بنوں پاکستان فون نمبر: 310353 (0928) فیکس: 310355